نغمۂ رومی

مرتب

ڈاکٹر نعیم مشتاق

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور
042-7313885

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نغمۂ رومی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

Marfat.com

حیات و افکار تعلیمات اقوالِ زریں حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

نغمۂ رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرتب

ڈاکٹر نعیم مشتاق

ذخیرہ

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور
042-7313885

Marfat.com

تزئین و اہتمام

سید شجاعت رسول شاہ قادری

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

85036

نام کتاب ——— نغمۂ رومی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف ——— ڈاکٹر نعیم مشتاق

تعداد صفحات ——— 136

باراوّل ——— ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ جون ۲۰۰۳ء

تعداد ——— 1100

کمپوزنگ ——— words maker Lhr.

مطبع ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر ——— نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

قیمت ——— 80 روپے

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

Marfat.com

انتساب

مجذوبِ ولی کامل

حضرت بابا باقر سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے نام

جن کے فیض سے مجھے مثنوی کے معنی و مفہوم

سمجھنے کی توفیق نصیب ہوئی

Marfat.com

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

اے خدائے پاک بے انباز و یار
دست گیر و جرمِ مارا در گذار

یاددہ مارا سخن ہائے رقیق
کہ ترا رحم آورد آں اے رفیق

ہم دعا از تو اِجابت ہم ز تو
ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

گر خطا گفتیم اِصلاحش تو کن
مصلحی تو اے تو سلطانِ سخن

کیمیا داری کہ تبدیلش کنی
گرچہ جوئے خوں بود نیلش کنی

ایں چنیں مینا گریہا کارِ تست
ایں چنیں اکسیر ہا اسرارِ تست

Marfat.com

مثنوی

گر شدی عطشانِ بحرِ معنوی
فرجۂ کن در جزیرہ مثنوی

فرجہ کن چندانکہ اندر ہر نفس
مثنوی را معنوی بینی و بس

Marfat.com

نغمۂ رومی

مزار مبارک حضرت مولانا رومؒ

Marfat.com

مزار مبارک حضرت مولانا رومؒ کا بیرونی منظر

Marfat.com

مزار مبارک حضرت مولانا رومؒ کا بیرونی منظر (رات)

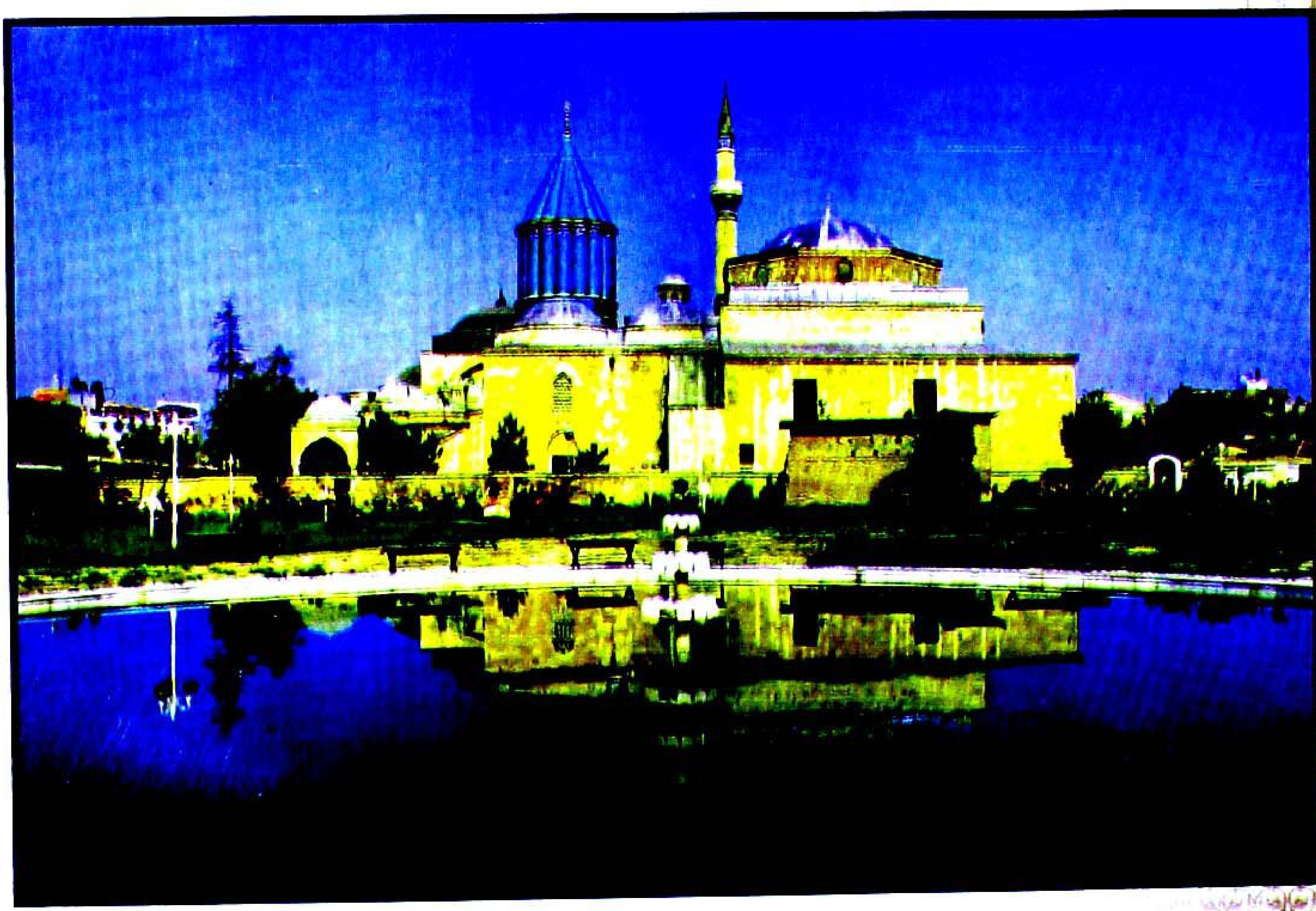

مزار مبارک حضرت مولانا رومؒ کا بیرونی منظر (صبح)

Marfat.com

مزار مبارک حضرت مولانا رومؒ

Marfat.com

نغمہ رومی

غلط نگر ہے تری چشم نیم باز اب تک !
ترا وجود ترے واسطے ہے راز اب تک!

ترا نیاز نہیں آشنائے ناز اب تک!
کہ ہے قیام سے خالی تری نماز اب تک!

گستہ تار ہے تیری خودی کا ساز اب تک!
کہ تو ہے نغمہ رومی سے بے نیاز اب تک!

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

وہ دونوں اپنے مرشد کی صحبت میں دن رات روحانی تربیت کے مراحل طے کررہے تھے۔ ان میں سے ایک کو دوران تربیت جو بھی کشف ہوتا وہ مرشد کی خدمت میں نظم ونثر کے پیرایہ میں بیان کردیتا تھا مگر دوسرے کے زبان پر تو گویا تالا لگ گیا تھا۔ مرشد جنہیں وہ دونوں بابا جی کہہ کر پکارتے تھے پہلے کی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کے اظہار بیان کی صلاحیت کو بھی دیکھ کر بہت خوش تھے مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ دوسرے کی خاموشی سے قدرے پریشان بھی تھے آخر ایک دن انہوں نے اس خاموش مجاہد سے پوچھ ہی لیا۔

''بیٹے! وہ اسرار وحقائق جنہیں تمہارا ساتھی ظاہر کرتا ہے کیا ان میں سے تم پر کبھی کچھ ظاہر نہیں ہوتا۔''

''بابا جی!'' وہ خاموش مجاہد بڑے ادب سے بولا ''اسرار وحقائق تو اس سے بڑھ کر نظر آتے ہیں مگر مجھ میں یہ صلاحیت نہیں کہ انہیں خوبصورت پیرایوں اور اصطلاحات میں بیان کرسکوں۔

بابا جی نے جواب سنا تو خاموش ہوگئے اور آنکھیں بند کرلیں۔ تھوڑی دیر بعد بند آنکھوں کے ساتھ مسکرائے اور پھر آنکھیں کھول کر فرمایا۔

''بیٹے! حق تعالیٰ تجھے ایسا دوست عطا فرمائے گا جو اولین وآخرین کے علوم وحقائق کو تیرے نام سے ظاہر کرے گا اور حکمتوں کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر جاری ہوں گے اور الفاظ اور آواز کے لباس میں

Marfat.com

آئیں گے اور اس لباس کی سجاوٹ اور زینت تیرا نام ہوگا۔"

بابا جی! (جنہیں آج ہم حضرت بابا کمال جندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتے ہیں) کی اس پیش گوئی کے نتیجے میں اس خاموش مجاہد کو اللہ نے جو دوست بصورت مرید عطا کیا مشرق و مغرب آج اس کی شاعری کا دیوانہ ہے اور دنیا اسے مولانا رومی کے نام سے جانتی ہے اور اس خاموش مجاہد کو جس نے ایک مولوی کو مولانا رومی میں بدل کر رکھ دیا۔ شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پہچانتی ہے اور شمس تبریزی کے اس فیض کو جو انہیں اپنے پیر و مرشد حضرت بابا کمال جلالی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اور جسے مولانا جلال الدین رومی نے اپنی زبان سے بیان کیا اسے آج "مثنوی مولانا روم" کہتے ہیں۔ مثنوی مولانا روم کے مفاہیم کا معیار یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ روحانی تربیت کے لئے تصوف کی کتب میں مثنوی مولانا روم سے بڑھ کر اعلیٰ کتاب دنیا میں کوئی نہیں۔ حتیٰ کہ سلوک و معرفت کی آخری منزلوں کیلئے بھی اس سے اعلیٰ کتاب نہیں۔ اسے فارسی کا قرآن بھی کہا جاتا ہے۔ مختصراً علماء و عرفا کے مطابق یہ بڑی اعلیٰ کتاب ہے (اور اس کتاب "حکمت رومی" میں مولانا روم کے اقوالات اسی مثنوی سے لئے گئے ہیں اور اردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔)

مثنوی سے میرا تعارف آج سے دس سال قبل بیرون ملک تعلیم کے دوران ہوا جب علم نفسیات اور مینجمنٹ سائنسز پر مختلف مغربی مصنفین کی کتب میں مولانا کی مثنوی کے اقتباسات پڑھنے کو ملے۔ پھر اردو زبان میں چند علماء کی تحریرات پڑھنے اور تقاریر سننے کو ملیں مگر یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ انہوں نے مثنوی کو ایک جذباتی رنگ دے کر ذریعہ کمائی بنایا ہوا ہے اور تقاریر میں بانسری کے قصے سے آگے نہیں بڑھے۔ مریدوں اور رفقا کو روحانی اور تربیتی نشستوں کے بہانے بانسری کے قصے کو نہایت جذباتی اور رقت کے ساتھ سنا کر آخر میں اللہ کے دین کی "سربلندی" کے چندہ کی اپیل کر ڈالتے ہیں۔ اللہ ان کی فریب کاریوں سے سب کو محفوظ رکھے۔

Marfat.com

اس کتاب میں مولانا کے اقوال کی بنیاد میں نے محترم محمد عالم امیری کے نثری ترجمہ مثنوی پر رکھی ہے۔ اس سے قبل میری نظر سے مثنوی مولانا روم کے اردو میں جتنے بھی تراجم گزرے ہیں وہ ایک تو نہایت غیر معیاری طرز طباعت کے باعث اور دوسرے اپنے ترجمہ کے انداز کے باعث عام آدمی کی سمجھ سے باہر تھے۔ میرے نزدیک محمد عالم امیری صاحب کا یہ نثری ترجمہ اس لحاظ سے انقلابی ہے کہ انہوں نے مثنوی کو نام نہاد چندہ خور علماء سے چھین کر اس کے فیض کو ہر ایک کیلئے عام کر دیا ہے۔ جس طرح لکڑی کو اگر ہزار بار بھی مقناطیس سے رگڑیں تو بھی وہ مقناطیسی صلاحیت اپنے اندر جذب نہیں کرسکتی اسی طرح مثنوی مولانا روم سے بھی فیض حاصل کرنا اور پھر اسے دوسروں تک پہنچنا ہر کسی کے نصیب کی بات نہیں اس لئے کہ مولانا جلال الدین رومی صاحب حال تھے۔ مولانا اور ان کی تصنیف مثنوی کو صحیح طور پر جاننے کیلئے صاحب حال ہونا ضروری ہے یہ صاحب حال کے بس کی بات نہیں۔ محترم محمد عالم امیری نے مثنوی سے کس قدر فیض حاصل کیا ہے یہ ان کے ترجمہ کے اعلیٰ معیار سے بخوبی واضح ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

مثنوی سے فیض حاصل کرنے کے طریقہ کے متعلق مولانا روم اپنی مثنوی کے ایک مقام پر محمد عالم امیری کے نثری ترجمہ کے مطابق یوں فرماتے ہیں۔

''اگر مثنوی جیسی کتاب کو بھی تو بے کار سمجھ کر پڑھے گا تو اس سے کوئی نصیحت حاصل نہ کر سکے گا۔ اس کے مغز تک وہ بات نہیں پہنچ سکے گی اس شخص کے مغز کی یہ حالت ہوگی جیسے کوئی معشوق سر اور منہ پر چادر تانے لیٹا ہوا ہے تو ظاہر میں اس کے حسن کو نہیں دیکھ سکے گا۔ منکر اپنے تکبر کی وجہ سے شاہنامہ فردوسی اور مثنوی کو یکساں ہی سمجھتا ہے حقیقت اور مجاز کو انسان جب ہی سمجھتا ہے جب اس کو بصیرت حاصل ہو۔ وہ انسان جس کی ناک میں سونگھنے کی حس نہ ہو وہ خوشبو کا احساس نہیں کر سکتا۔ محض جی بہلانے کیلئے قرآن کی تلاوت کرنا بھی اپنے آپ کو قرآنی حقائق سے محروم رکھنا ہے

Marfat.com

انسان اگر محض دل کی پریشانی اور رنج کو دور کرنے کیلئے قرآن پڑھے تو بھی اس کے حقائق بے غافل رہتا ہے۔ محض وقت کاٹنے کیلئے تو قرآن اور افسانہ یکساں کام کرتا ہے نیند اور شراب دونوں وسوسوں اور دل کے خیالات کو رفع کرتے ہیں لیکن دونوں میں بہت فرق ہے اگر کوئی شخص قرآن پاک کو کلام اللہ اور روحانی کلام سمجھ کر پڑھے تو دل کے وسوسے اس سے بالکل زائل ہو جائیں گے اور دل کو باغ جنت کا راستہ مل جائے گا۔ جو شخص قرآن کے حقائق سے آگاہ ہو جاتا ہے وہ جنت کے باغات اور نہروں کی سیر کرتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم صفحہ ۹۲﴾

مثنوی سے فیض حاصل کرنے کیلئے دو چیزیں نہایت ضروری ہیں ایک دل کا اخلاص اور دوسرے نیت کی پاکیزگی۔ ان دو شرائط کے بغیر اگر قرآن مجید کا بھی مطالعہ کیا جائے تو سراسر ہدایت اور نور ہونے کے باوجود اندر کی گمراہی اور گندگی دور ہونے کی بجائے مزید بڑھتی ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّ يَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا" ﴿سورہ البقرہ آیت ۲۶﴾

اللہ بہتیروں کو اس ﴿قرآن﴾ سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے۔

جب نیت میں فطور ہو تو بطور سزا اللہ مطالعہ قرآن سے بھی انسان کی گمراہی میں اضافہ فرماتا ہے۔ یاد رکھئے! گندگی اور پاکیزگی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ نیت کے گھر میں صفائی نہ ہو تو وہاں فیض قیام نہیں کرتا۔ اللہ ہمیں قرآن مجید اور مثنوی مولانا روم سے فیض یاب ہونے کی توفیق فرمائے۔ کتاب پسند آئے تو میرے حق میں دعائے خیر کرنا نہ بھولیے گا اور اپنے مفید مشوروں سے ضرور نوازیے گا۔

ڈاکٹر نعیم مشتاق

Marfat.com

تعارف مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

ایک نظر میں

نام .... محمد

لقب: .... جلال الدین

شہرت: .... مولانا روم

تاریخ: .... 7 ربیع الاول 604ھ / 30 ستمبر 1207ء

مقام پیدائش: .. بلخ (موجودہ افغانستان)

اولاد: .... صرف دو بیٹے

(۱) بہاء الدین (۲) علاء الدین

مرشد:........... حضرت شاہ شمس تبریز

وفات: .... 5 جمادی الاخریٰ 673ھ / 17 دسمبر 1273ء

مزار شریف:.... قونیہ' ترکی

تصانیف:.......

Marfat.com

تعارف مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام محمد، لقب جلال الدین اور عرف مولانائے روم ہے، آپ کا نسب والد کی جانب سے ۱۹ واسطوں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مل جاتا ہے اور والدہ کی جانب سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے۔

آپ آج سے تقریباً ۸سو سال قبل ۱۲ ربیع الاول ۶۰۴ھ (30 ستمبر 1207ء) میں بلخ (موجودہ افغانستان) کے مقام پر پیدا ہوئے۔ اس حوالے آپ کو رومی کی بجائے بعض لوگ بلخی بھی کہتے ہیں۔

آپ کے دادا حسین بلخی اپنے وقت کے بہت بڑے صوفی اور صاحب حال تھے۔ سلاطین وقت ان کی عزت کرتے تھے، محمد خوارزم شاہ نے اپنی بیٹی کی ان سے شادی کر دی تھی۔ آپ کے والد بہاء الدین انہیں کے بطن سے پیدا ہوئے اس لحاظ سے سلطان محمد خوارزم شاہ، بہاء الدین کا ماموں اور مولانا کا نانا تھا۔

مولانا روم کے والد کا نام بھی محمد، لقب بہاء الدین تھا اور بلخ وطن تھا۔ علم و فضل میں یکتائے روزگار گنے جاتے تھے آپ اپنے زمانے کے مشہور اولیائے کاملین میں سے تھے۔ خراسان کے دور دراز مقامات سے انہی کے ہاں فتوے آتے تھے۔ بیت المال سے کچھ روزینہ مقرر تھا اسی پر گزر اوقات تھی۔ معمول تھا کہ صبح سے دوپہر تک علوم درسیہ کا درس دیتے تھے، ظہر کے بعد حقائق و معارف بیان کرتے، پیر اور جمعہ کا دن وعظ کیلئے خاص تھا۔

Marfat.com

یہ خوارزم شاہوں کی حکومت کا دور تھا اور اس وقت محمد خوارزم شاہ مسند آرا تھا۔ وہ بہاء الدین کے حلقہ بگوش میں سے تھا اور اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ ایک دن خوارزم شا بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا تو ہزاروں لاکھوں آدمیوں کا مجمع تھا۔ شخصی سلطنتوں میں سے جو لوگ مرجع عام ہوتے ہیں سلاطین وقت کو ہمیشہ ان کی طرف سے بے اطمینانی رہتی ہے۔ مامون الرشید نے اسی بنا پر حضرت علی رضا رضی اللہ عنہ کو عیدگاہ میں جانے سے روک دیا تھا۔ جہانگیر نے اسی بنا پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو قید کر دیا تھا' محمد بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کو عوام الناس میں اس بے پناہ مقبولیت کے باعث حاسدوں اور دشمنوں نے خوارزم شاہ کے دل میں یہ وسوسہ ڈال دیا کہ محمد بہاء الدین کی بڑھتی ہوئی یہ مقبولیت حکومت کیلئے کوئی مسئلہ نہ پیدا کر دے۔ چنانچہ خوارزم شاہ نے اشارۃً شاہی خزانہ اور قلعے کی کنجیاں بہاءالدین کے پاس بھیج دیں اور کہلا بھیجا کہ اسباب سلطنت سے صرف یہ کنجیاں رہ گئی ہیں وہ بھی حاضر ہیں۔ مولانا بہاء الدین اشارہ سمجھ گئے اور فرمایا کہ اچھے جمعے کے روز وعظ کہہ کر یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اس وعظ میں آپ نے خوارزم شاہ کو متنبہ کر دیا کہ میرے بعد لشکر تاتار آ رہا ہے۔ اکثر مغربی محققین نے آپ کی وجہ ہجرت یہی بیان کی ہے کہ آپ کی ہجرت کا اصل سبب تاتاریوں کی قتل و غارت تھی اس اطلاع سے بڑے بڑے خاندان مشرفا و علماء ترک وطن کر کے محفوظ مقامات کی طرف ہجرت کر رہے تھے۔

بلخ سے ہجرت

جمعہ کے دن آپ شہر سے نکلے' مریدان خاص میں سے کوئی تین سو بزرگ ساتھ تھے۔ خوارزم شاہ کو خبر ہوئی تو بہت سمجھایا اور حاضر ہو کر بڑی منت سماجت کی مگر آپ اپنے ارادے سے باز نہیں آئے۔ راستے میں جہاں سے گزرتے تمام روساء و امراء زیارت کو آتے تھے۔ ۶۱۰ھ میں نیشاپور پہنچے وہاں خواجہ حضرت فرید الدین

Marfat.com

عطار رحمۃ اللہ علیہ مصنف تذکرۃ اولیاء آپ سے ملنے کو آئے۔ اس وقت مولانا کی عمر صرف ۶ برس تھی لیکن خوش نصیبی کا ستارہ پیشانی سے چمکتا تھا۔ فرید الدین نے بہاء الدین سے کہا کہ اس جوہر قابل سے غافل نہ ہونا اور پھر یہ کہہ کر اپنی مثنوی ''اسرار نامہ'' مولانا رومی کو تحفہ عنایت کیا۔

مولانا بہاء الدین نیشاپور سے روانہ ہوکر بغداد پہنچے۔ یہاں مدتوں قیام رہا' روزانہ شہر کے تمام امراء' روساء و علماء ملاقات کو آتے تھے ان سے حقائق و معارف سنتے تھے۔ اتفاق سے انہیں دنوں بادشاہ روم کیقباد کی طرف سے سفارت کے طور پر کچھ لوگ بغداد میں آئے' یہ لوگ مولانا بہاء الدین کے حلقہ درس میں شریک ہوکر مولانا کے حلقہ بگوش ہو گئے۔

واپس جا کر بادشاہ روم علاء الدین سے تمام حالات بیان کئے۔ وہ غائبانہ مرید ہوگیا۔ شیخ بہاء الدین بغد روم سے حجاز اور حجاز سے شام ہوتے ہوئے زنجان سے آئے۔ زنجان سے آق شہر کا رخ کیا یہاں سال بھر قیام رہا پھر یہاں سے لارندہ کا رخ کیا۔ یہاں سات برس تک قیام رہا۔

لارندہ میں دوران قیام مولانا رومی کی عمر ۱۸ سال تھی (بہاء الدین نے اسی سن میں ان کی شادی کر دی)

قونیہ کی طرف ہجرت اور مستقل قیام

لارندہ سے شیخ بہاء الدین کیقباد کی درخواست پر قونیہ کو روانہ ہوئے۔ کیقباد کو خبر ہوئی تو تمام ارکان دولت کے ساتھ پیشوائی کو نکلا اور بڑے تزک و احتشام سے شہر میں لایا۔ شہر پناہ کے قریب پہنچ کر علاؤ الدین گھوڑے سے اتر پڑا اور پیادہ پا ساتھ ساتھ آیا۔ مولانا کو ایک عالی شان مکان میں اتارا اور ہر قسم کے ضروریات و آرام کے سامان مہیا کئے۔ اکثر مولانا کے مکان پر آتا اور فیض صحبت اٹھاتا۔ شیخ بہاء الدین نے جمعہ کے دن اٹھارہ ربیع الثانی ۶۲۸ میں وفات پائی۔

Marfat.com

بہاء الدین نے مولانا روم کی شادی لالہ شرف الدین سمرقندی کی بیٹی جوہر خاتون سے کر دی۔ نکلسن کے مطابق یہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکیں اور مولانا نے دوسری شادی قراء خاتون سے کی۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی' شیخ بہاء الدین کے مریدوں میں سید برہان الدین محقق بڑے پائے کے فاضل تھے۔ مولانا کو ان کی آغوش تربیت میں دیا' وہ مولانا کے اتالیق بھی تھے اور استاد بھی۔ مولانا نے اکثر علوم وفنون انہیں سے حاصل کئے تھے۔ طالب علمی ہی کے زمانہ میں عربیت' فقہ' حدیث' تفسیر میں یہ کمال حاصل کر لیا تھا کہ جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا اور کسی سے حل نہ ہوتا تو لوگ ان کی طرف رجوع کرتے۔ یہ امر قطعی ہے کہ مولانا نے تمام علوم درسیہ میں نہایت اعلیٰ درجے کی مہارت پیدا کی تھی' خود ان کی مثنوی اس بات پر ثبوت ہے۔

مولانا کے والد حضرت بہاء الدین نے جب وفات پائی تو مولانا کے استاد سید برہان الدین اپنے وطن ترمذ میں تھے۔ یہ خبر سن کر ترمذ سے روانہ ہوئے اور قونیہ میں آئے' مولانا اس وقت لارندہ میں تھے۔ سید برہان الدین نے مولانا کو خط لکھا اور اپنے آنے کی اطلاع دی۔ مولانا اسی وقت روانہ ہوئے' قونیہ میں استاد شاگرد کی ملاقات ہوئی' دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا اور دیر تک دونوں میں بے خودی کی کیفیت طاری رہی۔ سید نے مولانا کا امتحان لیا جب علوم ظاہری میں کامل پایا تو کہا "علم باطنی رہ گیا ہے اور یہ تمہارے والد کی امانت ہے جو میں تم کو دیتا ہوں۔" چنانچہ ۹ برس تک طریقت اور سلوک کی تعلیم دی۔ بعضوں کا بیان ہے کہ اسی زمانے میں مولانا ان کے مرید ہوگئے۔ مولانا نے اپنی مثنوی میں جا بجا سید موصوف کا اس طرح نام لیا ہے جس طرح ایک مخلص مرید پیر کا نام لیتا ہے۔

یہ سب کچھ تھا لیکن مولانا پر اب تک ظاہری علوم ہی کا رنگ غالب تھا۔ علوم دینیہ کا درس دیتے تھے' وعظ کہتے تھے' فتوے لکھتے تھے' سماع وغیرہ سے سخت احتراز

Marfat.com

کرتے تھے۔ ان کی زندگی کا دوسرا دور شمس تبریز کی ملاقات سے شروع ہوتا ہے۔

شمس الدین تبریزی سے ملاقات

حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ بابا کمال الدین جندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور مولانا جلال الدین رومی کا جو والہانہ اور عاشقانہ تعلق حضرت شمس تبریزی سے تھے چونکہ وہ مثنوی میں جگہ جگہ ظاہر ہوا اس وجہ سے حضرت شمس الدین تبریزی کا کمال فیض بھی روشن ہوا اور یہ شعر تو بہت ہی مشہور ہو چکا ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

شمس تبریزی نے علم ظاہری کی تحصیل کی پھر بابا کمال الدین جندی کے مرید ہوئے لیکن عام صوفیوں کی طرح پیری مریدی اور بیعت وارادت کا طریقہ نہیں اختیار کیا۔ سوداگروں کی وضع میں شہروں کی سیاحت کرتے رہتے' جہاں جاتے کارواں سرائے میں اترتے اور حجرے کا دروازہ بند کر کے مراقبے میں مصروف ہوتے۔ معاش کا یہ طریقہ کار تھا کہ کبھی کبھی ازار بند بن لیتے اور اس کو بیچ کر کفاف مہیا کرتے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

یہ عجیب بات ہے شمس تبریزی کی ملاقات کا واقعہ جو مولانا کی زندگی کا سب سے بڑا واقعہ ہے تذکروں اور تاریخوں میں اس قدر مختلف اور متناقض طریقوں سے منقول ہے کہ اصل واقعے کا پتہ چلانا مشکل ہے۔ بہر حال اس سلسلے میں مندرجہ ذیل روایات مشہور ہیں۔

(۱) ایک دن مولانا گھر میں تشریف رکھتے تھے تلامذہ آس پاس بیٹھے تھے' چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ اتفاقاً شمس تبریز کسی طرف سے آ نکلے اور سلام

Marfat.com

کر کے بیٹھ گئے۔ مولانا کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا کہ یہ (کتابوں کی طرف اشارہ کر کے) کیا ہے؟ مولانا نے کہا ''یہ وہ چیز ہے جس کو تم نہیں جانتے۔'' یہ کہنا تھا کہ دفعتاً تمام کتابوں میں آگ لگ گئی۔ مولانا نے کہا ''یہ کیا ہے؟'' شمس نے کہا ''یہ وہ چیز ہے جو کہ تم نہیں جانتے''، شمس تو یہ کہہ کر چل دیئے مولانا کا یہ حال ہوا کہ گھر بار، مال اولاد سب چھوڑ چھاڑ کر نکل کھڑے ہوئے اور ملک بہ ملک خاک چھانتے پھرے لیکن شمس کا کہیں پتہ نہ لگا۔

(۲) دوسری روایت کے مطابق شمس تبریز کو ان کے پیر بابا کمال الدین جندی نے حکم دیا کہ روم جاؤ، وہاں ایک دل سوختہ ہے اس کو گرم کر آؤ۔ شمس پھرتے پھراتے قونیہ پہنچے شکر فروشوں کی کاروان سرائے میں اترے۔ ایک دن مولانا روم کی سواری بڑی تزک واحتشام سے نکلی۔ شمس نے سر راہ ٹوک کر پوچھا کہ مجاہدہ وریاضت سے کیا مقصد ہے؟ مولانا نے کہا ''اتباع شریعت'' شمس نے کہا ''یہ تو سب جانتے ہیں۔'' مولانا نے کہا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا''، شمس نے فرمایا کہ علم کے یہ معنی نہیں کہ تم کو منزل تک پہنچائے'' پھر حکیم سنائی کا یہ شعر پڑھا۔

علم کز تو ترا نہ بستاند	جو علم تجھے تجھ سے نہ لے لے
جہل زاں علم بہ بود بسیار	اس علم سے جہل بہتر ہے

مولانا پر ان جملوں کا یہ اثر ہوا کہ اسی وقت شمس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(۳) تیسری روایت میں ہے کہ مولانا حوض کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے کچھ کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ شمس نے پوچھا کہ یہ کتابیں کیا ہیں؟ مولانا نے کہا یہ قیل وقال ہے تم کو اس سے کیا غرض؟ شمس نے کتابیں اٹھا کر حوض میں پھینک دیں۔ مولانا کو نہایت رنج ہوا اور کہا کہ میاں درویش! تم نے ایسی چیزیں ضائع کر دیں جو اب کسی طرح نہیں مل سکتیں۔ ان کتابوں میں ایسے نادر نکتے تھے کہ

Marfat.com

ان کا نعم البدل نہیں مل سکتا۔ شمس نے حوض میں ہاتھ ڈالا اور تمام کتابیں نکال کر کنارے پر رکھ دیں۔ لطف یہ کہ تمام کتب ویسی ہی خشک کی خشک تھیں' نمی کا نام نہ تھا۔ مولانا پر سخت حیرت طاری ہوئی۔ شمس نے کہا ''یہ عالم حال کی باتیں ہیں' تم ان کو کیا جانو!'' اس کے بعد مولانا ان کے ارادت مندوں میں داخل ہو گئے۔

(۴) چوتھی روایت کے راوی ابن بطوطہ کہتے ہیں کہ میری وہاں سیاحت کے دوران جو روایت مشہور تھی وہ یہ ہے کہ مولانا اپنے مدرسے میں درس دیا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص حلوہ بیچتا ہوا مدرسے میں آیا' حلوے کی اس نے قاشیں بنالی تھیں اور ایک ایک پیسے کو ایک ایک قاش بیچتا تھا۔ مولانا نے ایک قاش لی اور تناول فرمائی۔ حلوہ دے کر وہ تو کسی طرف نکل گیا ادھر مولانا کی یہ حالت ہوئی کہ بے اختیار ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور خدا جانے کدھر چل دیئے۔ برسوں کچھ نہ پتہ چلا' جب کبھی زبان کھلتی تو شعر پڑھتے تھے۔ ان کے شاگردان ان شعروں کو لکھ لیا کرتے تھے یہی اشعار تھے جو جمع ہو کر مثنوی بن گئی تھی۔ یہ روایت لکھ کر ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ ان اطراف میں مثنوی کی بڑی عزت ہے' لوگ ان کی نہایت تعظیم کرتے ہیں اور اس کا درس دیتے ہیں۔ خانقاہوں میں جمعہ کی شب معمولاً اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

مولانا شبلی کے مطابق سب سے صاف قرین عقل روایت وہ ہے جسے مولانا رومی کے شاگرد خاص سپہ سالار نے تحریر کیا ہے۔ سپہ سالار نے مولانا کی صحبت سے چالیس سال فیض اٹھایا ہے' سپہ سالار کہتا ہے کہ شمس تبریز اشارہ غیبی پا کر جب روم کے قونیہ شہر میں پہنچے تو رات کا وقت تھا۔ چاول فروشوں کی سرائے میں اترے' سرائے کے دروازے پر ایک بلند چبوترہ تھا۔ اکثر امراء اور عمائد تفریح کیلئے وہاں آ بیٹھتے تھے' شمس بھی اسی چبوترے بیٹھا کرتے تھے۔ مولانا کو ان کے آنے کا حال معلوم ہوا تو ان کی ملاقات کو چلے' راہ میں لوگ قدم بوس ہوتے جاتے تھے۔ اسی شان سے

85036

Marfat.com

سرائے کے دروازے پر پہنچے، شمس نے سمجھا کہ یہی شخص ہے جس کی نسبت بشارت ہوئی ہے۔ دونوں بزرگوں کی آنکھیں چار ہوئیں اور دیر تک زبان حال میں باتیں ہوتی رہیں۔ شمس نے مولانا رومی سے پوچھا کہ حضرت بایزید بسطامی کے ان دو واقعات میں کس طرح تطبیق ہوسکتی ہے کہ ایک طرف تو یہ حال تھا کہ تمام عمر اس خیال سے خربوزہ نہیں کھایا کہ معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کس طرح کھایا ہے۔ دوسری طرف اپنی نسبت یوں فرماتے تھے کہ ''سبحانی ما اعظم شانی'' (یعنی اللہ اکبر، میری شان کس قدر بڑی ہے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں دن میں ۷۰ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ مولانا نے جواباً فرمایا کہ بایزید اگرچہ بہت بڑے پائے کے بزرگ تھے لیکن مقام ولایت میں وہ ایک خاص درجے پر ٹھہر گئے تھے اور اس درجے کی عظمت کے اثر سے ان کی زبان سے ایسے الفاظ نکل جاتے تھے بخلاف اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منازل تقرب میں برابر ایک پائے سے دوسرے پائے پر چڑھتے جاتے تھے۔ اس لئے جب بلند پائے پر پہنچے تھے تو پہلا پایہ اس قدر پست نظر آتا تھا کہ اس سے استغفار کرتے تھے۔

سپہ سالار کا بیان ہے کہ چھ مہینے تک برابر دونوں بزرگ صلاح الدین زرکوب کے حجرے میں چلاکش رہے۔ اس مدت میں کھانا پینا قطعاً بند تھا اور بجز صلاح الدین کے اور کسی کو حجرے میں آمدورفت کی مجال نہ تھی۔ اس زمانے سے مولانا کی حالت میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہوا۔ وہ یہ تھا کہ اب تک سماع سے پرہیز کرتے تھے اب اس کے بغیر یقین نہیں آتا تھا چونکہ مولانا نے درس وتدریس اور وعظ وپند کے اشغال دفعتہً چھوڑ دیئے تھے اور حضرت شمس کی خدمت میں دم بھر کر جدا نہیں ہوئے تھے، تمام شہر میں ایک شورش مچ گئی۔ لوگوں کو سخت رنج تھا کہ ایک دیوانہ بے سروپا نے مولانا پر ایسا سحر کر دیا کہ وہ کسی کام کے نہیں رہے۔ یہ برہمی یہاں تک پھیلی کہ خود مریدان خاص اس کی شکایت کرنے لگے۔ شمس کو ڈر ہوا کہ یہ سورش فتنہ انگیزی تک نہ پہنچ

Marfat.com

جائے چپکے گھر سے نکل کر دمشق کو چل دیئے۔ مولانا کو ان کے فراق کا ایسا صدمہ ہوا کہ سب لوگوں سے قطع تعلق کر کے عزلت اختیار کی۔ مریدان خاص کو بعض خدمت میں حاضری کی اجازت نہ تھی' مدت کے بعد شمس نے مولانا کو دمشق سے خط لکھا۔ اس خط نے شوق کی آگ اور زیادہ بھڑکا دی۔ مولانا نے اس زمانہ میں نہایت رقت انگیز اور پراثر اشعار کہے جن لوگوں نے شمس کو آزردہ کیا تھا ان کو سخت ندامت ہوئی۔ سب نے مولانا سے آ کر معافی کی درخواست کی' بعد ازاں سب کی رائے یہ قرار پائی کہ سب مل کر دمشق جائیں اور شمس کو منا کر لائیں۔ سلطان ولد اس قافلے کے سپہ سالار بنے' مولانا نے شمس کے نام ایک منظوم خط لکھا اور سلطان ولد کو دیا کہ خود پیش کرنا۔ سلطان ولد قافلے کے ساتھ دمشق پہنچے' بڑی مشکل سے شمس کا پتا لگا۔ سب سامنے جا کر آداب و تسلیم بجالائے اور مولانا کا خط پیش کیا۔ شمس مسکرائے اور درخواست قبول فرمائی۔ چند دن تک سب کو مہمان رکھا پھر سب کو ساتھ لے کر دمشق روانہ ہوئے۔ تمام لوگ سواریوں پر تھے لیکن سلطان ولد کمال ادب سے شمس کے رکاب کے ساتھ دمشق سے قونیہ تک پیادہ آئے۔ مولانا رومی کو خبر ہوئی تو تمام مریدوں کو ساتھ لے کر استقبال کو نکلے اور بڑے تزک و احتشام سے لائے۔ مدت تک بڑے ذوق و شوق کی صحبتیں رہیں یہ تمام واقعات اور بعد کے حالات سپہ سالار نے تفصیل سے لکھے ہیں۔ حضرت شمس کے آخری حالات کے بارے میں تمام تذکرے متفق اللفظ ہیں کہ آخری زمانے میں مولانا کے بعض مریدوں نے حسد کی وجہ سے قتل کر ڈالا۔ نفحات الانس کے مطابق خود مولانا کے صاحبزادے علاء الدین محمد نے یہ حرکت کی۔ نفحات الانس میں شمس کی شہادت کا سن ۶۴۵ لکھا ہے۔ مثنوی مولانا روم کی ابتداء اسی دن ہوئی جس دن آپ کی ملاقات شمس تبریز سے ہوئی۔ فیض شمس تبریزی کا تھا اور کلام مولانا روم کا۔

آخر میں یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ شمس تبریز کا تعلق ملتان کے شمس سے

Marfat.com

نہیں ہے۔ ملتان کے بزرگ شمس سبزواری ہیں جبکہ مولانا روم کے شیخ شمس تبریز تھے۔ دونوں بزرگ ہم نام ضرور ہیں مگر ایک ہی شخصیت کے دو مختلف نام نہیں۔

مولانا کی شادی اور اولاد

پروفیسر نکلسن کے مطابق آپ کی پہلی شادی شرف الدین سمرقندی کی بیٹی جوہر خاتون سے ہوئی' یہ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکیں اور مولانا نے دوسری شادی قراء خاتون سے کی۔ مولانا کے صرف دو فرزند تھے علاؤ الدین محمد اور سلطان ولد۔ سلطان ولد مولانا کے پہلے بیٹے ہیں جو بلخ سے قونیہ تک دوران ہجرت لارندہ میں قیام کے دوران پیدا ہوئے۔ علاء الدین کا نام صرف اس کارنامے سے زندہ ہے کہ انہوں نے شمس تبریز کو شہید کیا تھا۔ سلطان ولد جو فرزند اکبر تھے گو مولانا کی شہرت کے آگے ان کا نام روشن نہ ہو سکا لیکن علوم ظاہری و باطنی میں وہ یگانہ روزگار تھے۔ مولانا کی وفات پر سب کی رائے تھی کہ انہی کو سجادہ نشین کیا جائے لیکن ان کی نیک نفسی نے گوارا نہ کیا' انہوں نے حسام الدین چلپی سے کہا کہ والد ماجد کے زمانے میں آپ ہی خلافت کی خدمات انجام دیتے تھے اس لئے آج بھی آپ ہی اس مسند کو زینت دیجئے۔ حسام چلپی نے ۶۸۴ھ میں انتقال کیا۔ ان کے بعد سلطان ولد اتفاق عام سے مسند خلافت پر متمکن ہوئے ان کے زمانے میں بڑے بڑے علماء وفضلا موجود تھے لیکن جب وہ حقائق واسرار پر تقریر کرتے تھے تو تمام مجمع ہمہ تن گوش بن جاتا۔ ان کی تصنیفات میں سے ایک قابل ذکر مثنوی ہے جس میں مولانا کے حالات اور واردات لکھے ہیں اور اس لحاظ سے وہ گویا مولانا کی مختصر سوانح عمری ہے۔ انہوں نے ۷۱۲ھ ۹۶ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ ان کے چار صاحبزادے تھے چلپی عارف (جن کا نام جلال الدین فریوں تھا) چلپی عابد' چلپی زاہد اور چلپی واجد۔ چلپی عارف مولانا روم کی حیات ہی میں پیدا ہوئے تھے اور مولانا کو نہایت پیار کرتے تھے۔ سلطان ولد کے انتقال کے بعد باپ کے سجادے پر بیٹھے اور ۷۱۹ھ میں انتقال کیا' ان کے بعد

Marfat.com

ان کے بھائی چلپی عابد نے مسند فقر کو زینت بخشی اور ان کے بعد بھی یہ سلسلہ قائم رہا۔

مولانا کے اخلاق و عادات

مولانا رومی جب تک تصوف کے دائرے میں نہیں آئے تھے ان کی زندگی عالمانہ جاہ جلال کی شان رکھتی تھی۔ ان کی سواری جب نکلتی تھی تو علماء اور طلباء بلکہ امراء کا ایک بڑا گروہ رکاب میں ہوتا تھا۔ مناظرہ اور مجادلہ جو علماء کا عام طریقہ تھا مولانا اس میں دوسروں سے چند قدم آئے تھے۔ سلاطین اور امراء کے دربار سے بھی ان کو تعلق تھا لیکن تصوف میں داخل ہوتے ہی یہ حالت بدل گئی۔ مولانا کی باقاعدہ صوفیانہ زندگی شمس تبریز کی ملاقات سے شروع ہوتی ہے۔ درس و تدریس افتاء اور افادہ کا سلسلہ اب بھی جاری تھا لیکن وہ پچھلی زندگی کی محض ایک یادگار تھی ورنہ وہ زیادہ تر تصوف کے نشے میں سرشار رہتے تھے۔

ریاضت اور مجاہدہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔ سپہ سالار برسوں ساتھ رہے ان کا بیان ہے کہ میں نے کبھی ان کو شب خوابی کے لباس میں نہیں دیکھا۔ بچھونا اور تکیہ بالکل نہیں ہوتا تھا' قصداً لیٹتے نہ تھے' نیند غالب ہوتی تو بیٹھے بیٹھے سو جاتے' سماع کے جلسوں میں مریدوں پر جب نیند غالب ہوتی تو ان کے لحاظ سے دیوار سے ٹیک لگا کر زانو پر سر رکھ لیتے کہ وہ بے تکلف ہو کر سو جائیں۔ وہ لوگ پڑ کر سو جاتے تو خود اٹھ بیٹھتے اور ذکر و شغل میں مصروف ہوتے۔ روزہ اکثر رکھتے' آج تو مشکل سے لوگوں کو یقین آئے گا لیکن معتبر روایات ہیں کہ مسلسل دس دس بیس بیس دن کچھ نہ کھاتے۔

نماز کا وقت آتا تو فوراً قبلے کی طرف مڑ جاتے اور چہرے کا رنگ بدل جاتا۔ نماز میں نہایت استغراق ہوتا تھا' بار بار ایسا ہوا کہ اول عشاء کے وقت نیت باندھی اور دو رکعتوں میں صبح ہو گئی۔

Marfat.com

وفات

آپ کے آخری دنوں میں قونیہ میں بڑے زور کا زلزلہ آیا اور مسلسل چالیس دن قائم رہا۔ تمام لوگ حیران پھرتے اور پھر بالآخر مولانا کے پاس آئے کہ یہ کیا آسمانی بلا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ زمین بھوکی ہے' لقمہ تر چاہتی ہے انشاء اللہ کامیاب ہوگی۔ چند روز کے بعد مزاج ناساز ہوا' اطبائے کامل فن علاج میں مشغول ہوگئے مگر جلدی ہی عاجز آگئے اور مولانا سے عرض کی کہ آپ خود مزاج کی کیفیت سے مطلع فرمائیں۔ مولانا مطلقاً متوجہ نہیں ہوئے' لوگوں نے سمجھا کہ اب کوئی چند دن کے مہمان ہیں۔ بیماری کی خبر عام ہوئی تو تمام شہر عیادت کیلئے ٹوٹ پڑا' تمام امراء علماء مشائخ' ہر طبقہ اور درجہ کے لوگ آتے۔ آپ نے بروز جمعہ المبارک جمادی الثانی ۶۷۲ھ کی پانچویں تاریخ یک شنبہ کے دن غروب آفتاب کے وقت انتقال فرمایا۔ جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ شام کو قبرستان میں پہنچا۔ چالیس دن تک لوگ مزار کی زیارت کو آتے رہے' آپ کا مزار ترکی کے شہر انقرہ سے کوئی ۲۶۰ کلومیٹر دور قونیہ کے شہر میں واقع ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

جو لوگ عقلمند ہوتے ہیں وہ مذاق کی بات میں سے
بھی نصیحت حاصل کر لیتے ہیں۔ ﴿دفتر چہارم﴾

گندے ماحول میں کسی بھلے کا پیدا ہونا ایک تعجب خیز
بات ہے لیکن گندے ماحول میں پیدا شدہ نیک انسان
راسخ العقیدہ ہوتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

یہ عجیب تماشہ ہے کہ چراغ زندگی غم سے بھی
بجھتا ہے اور خوشی سے بھی۔ ﴿دفتر چہارم﴾

عہدوں کی وفا کرنا عقل والوں کا
کام ہوتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

چوہا شیر کی دھاڑ کو نہیں سمجھتا' اچھی نسل
کے جانور سمجھتے ہیں۔ ﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

یاد رکھو! جہالت کے اقرار کی ذلت جہالت
کے فخر سے بہت بہتر ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

جس جسم کا دل نمازی ہو وہ دل مسجد ہے
اگر کبھی بُرے دوست کی محبت دل میں اُگے
تو مسجدِ دل برباد ہو جائے گی۔ ﴿دفتر چہارم﴾

وہبی علوم کے آگے کتابی ہیچ ہیں۔ وہبی علوم
اور رسمی علوم میں وہی فرق ہے جو تیمّم اور وضو میں۔
وضو پر اگر قدرت ہے تو تیمّم بے کار ہے۔ شیخ اور ولی
کے آگے اپنے آپ کو نادان بنا لے تو رسمی علوم
کی حماقت سے نجات مل جائے گی۔ ﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

دعا کیا کرو کہ اے اللہ برے کاموں کے
عیب کو ہم سے مخفی نہ رکھ اور نیک کام میں کوئی
عیب رونما نہ کرو۔ ٭ دفتر چہارم ٭

گناہ پر شرمندہ ہونا مفید ہے لیکن اعمال صالحہ میں
لگ جانا زیادہ مفید ہے۔ اگر انسان گناہوں پر شرمندگی
میں پھنس کر رہ گیا تو انجام کار اس شرمندگی سے اس کو
اور شرمندگی ہوگی۔ میری نصیحت ہے کہ شرمندگی ختم
کر کے عمل شروع کر۔ ٭ دفتر چہارم ٭

جب سننے والے میں اہلیت نہ ہو تو
خاموشی بہتر ہے۔ اسرار و حکم نااہلوں
کو نہیں سنائے جاتے۔ ٭ دفتر چہارم ٭

Marfat.com

زمین کی اچھائی یا برائی کا معیار اس کی پیداوار ہے خیالات دل کی زمین کی پیداوار ہیں ان سے دل کی اچھائی برائی معلوم ہو جائے گی۔ ؏ دفتر چہارم ؏

اس شاہ پر افسوس جس کا وزیر ہامان جیسا ہو۔ ان دونوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ وہ شاہ مبارک باد کے لائق ہے جس کا آصف جیسا وزیر ہو' جب بادشاہ بھی منصف ہو اور وزیر بھی بھلا تو نور بالائے نور ہے۔ حضرت سلیمان اور ان کا وزیر آصف نور بالائے نور کا مصداق تھے۔ شاہ فرعون ہو اور وزیر ہامان تو بدبختی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ؏ دفتر چہارم ؏

شیطان اپنا نام اچھا رکھ کر اکثر لوگوں کو دھوکا دیتا ہے انسان کو چاہئے کہ اچھی صورت' بڑے نام اور القاب سے دھوکہ نہ کھائے بلکہ باطنی اوصاف دیکھے۔ انسان کو اس کے اخلاق اور اس کے کارناموں سے پہچان' محض صورت اور بڑے نام سے دھوکا نہ کھا۔ ؏ دفتر چہارم ؏

Marfat.com

نیک لوگوں کے ساتھ مکر کرنا آسان نہیں ہوتا جو لوگ آخرت کی دولت کے مالک ہیں ان کی عقلوں پر کوئی جادو، مکاری اور فریب پردہ نہیں ڈال سکتا۔

﴿دفتر چہارم﴾

جو تعمیر انبیاء کرتے ہیں ان میں چونکہ کوئی حرص اور طمع شامل نہیں ہوتا اس لئے ان کی تعمیروں کی رونق میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ دوسرے بھلے لوگوں نے بھی مسجدیں بنائیں لیکن ان کو وہ مرتبہ حاصل نہ ہوا جو مسجد اقصیٰ کا ہے۔ کعبے کی روز افزاؤں عزت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اخلاق کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے اخلاص سے مسجد حرام کی تعمیر کی تھی کسی حرص یا کسی مقابلے میں تعمیر کی تھی۔

﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

احسان اور کارِ خیر کبھی مُردہ نہیں ہوتے۔ محسن مر جاتا ہے لیکن اس کا احسان زندہ رہتا ہے اسی طرح ظلم بھی زندہ رہتا ہے اور ظالم مر جاتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

انسان کی حرص اُس کے بُرے اعمال کو خوش نما کر کے پیش کر دیتی ہے۔ کوئلہ کالا ہوتا ہے آگ اسے سرخ بنا دیتی ہے جب آگ کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو پھر کالا پن نمودار ہو جاتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

زنجیریں دو قسم کی ہیں ایک ڈر کی اور دوسری عشق کی' دنیا کے لوگوں کو بے زنجیر نہ سمجھو' یہ کسی نہ کسی زنجیر سے ضرور بندھے ہوئے ہیں۔ ﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

منکر اور معترض لوگ اپنے اعتراضات کے ذریعے اپنے ادراک کو نور سے محروم کر دیتے ہیں اور ہمیشہ مشتبہ اور وہم میں مبتلا رہتے ہیں۔ گھوڑے پر قاعدے کے مطابق سوار ہوگا تب ہی فائدہ اٹھائے گا اور اگر اس کے پاؤں پکڑنے کی کوشش کرے تو لات کھائے گا۔ یہ مثال کلام حق اور اسرار معرفت کی ہے کہ اس پر صحیح طرح غور کرو گے تو فائدہ اٹھالو گے اور معترضانہ نگاہ ڈالو گے تو تباہی ہوگی۔

(دفتر چہارم)

مخلص کا منافق کے ساتھ میل جول نہیں ہونا چاہئے اپنے مسلک پر قائم رہ کر پختگی پیدا کرتا کہ اعلیٰ مقام حاصل ہو جائے۔ زعفران کو اپنی کیاری میں رہنا چاہئے شلجم کی کیاری کا رخ کرے گا تو اس میں بھی شلجم کی سی خاصیت آجائے گی۔

(دفتر چہارم)

Marfat.com

حمام کا ملازم پانی گرم کرنے والی بھٹی میں گوبر اور کوڑا کرکٹ ڈالتا ہے اور ہمیشہ گندہ رہتا ہے۔ حالانکہ آنے والے نہا کر اپنا میل کچیل صاف کر کے نکلتے ہیں' اس دنیا کا مال بھٹی کے ایندھن کی طرح' دنیا دار بھٹی کے ملازم کی طرح اور متقی حمام میں نہانے والے کی طرح ہیں۔ متقی اس دنیا کے حمام سے نہا کر پاک صاف ہو کر نکلتے ہیں' دنیا داروں میں دولت کی حرص نہ ہوتی تو یہ بھٹی گرم نہ ہوتی۔

﴿دفتر چہارم﴾

مخالفوں سے سخت بات کرنے سے بات بگڑ جاتی ہے' نرمی سے بات کیجئے لیکن صحیح کیجئے ان کا دل صاف رکھنے کو غلط بیانی نہ کریں۔

﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

اگر میاں بیوی یکساں ماحول کے نہ ہوں تو اختلاف رہتا ہے۔ ایسا پیوند عقلمندوں کے نزدیک اچھا نہیں۔

﴿دفتر چہارم﴾

گوبر جمع کرنا اگرچہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے لیکن بھٹی والوں میں یہ فخر ہی کی بات ہے۔ وہ یہ ایک دوسرے کے مقابلے میں کہتے ہیں کہ تو نے چھ ٹوکرے جمع کیا ہے تو میں نے بیس ٹوکرے جمع کیے ہیں۔ یہ دنیا داروں کی حالت ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

اندھے پر مشک نچھاور کرو گے تو وہ یہی سمجھے گا کہ وہ میرے بدن کی خوشبو ہے کسی کا کوئی احسان نہیں ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

جواس مثنوی کو افسانہ سمجھے وہ خود افسانہ اور مہمل ہے۔
ایک چیز دو شخصوں کے اعتبار سے دو جداگانہ حکم رکھتی ہے۔ دریائے نیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے پانی تھا اور قبطیوں کیلئے خون تھا اسی طرح یہ مثنوی بعض لوگوں کے لئے افسانہ ہے اور بعض کیلئے گنجینہ معرفت'
مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا کشف تھا کہ مثنوی کے منکر ایمان سے محروم ہیں۔

﴿دفتر چہارم﴾

جس شخص کی نشو و نما بھٹی کے ماحول میں ہوئی ہو اس کیلئے گوبر کی بدبو خوش کن ہوتی ہے۔ اگر تم اسے مشک سنگھاؤ گے تو اس سے اسے تکلیف پہنچے گی۔

﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

مولانا جلال الدین محمد

یاد رکھو! تمہارا حکم تو تمہاری داڑھی پر بھی نہیں چلتا ہے ورنہ یہ تمہاری منشاء کے خلاف سفید نہ ہوتی۔ اصل بادشاہت تو اس کی ہے جو اللہ کے دربار میں سرنیاز جھکا دے۔ اللہ اسے اس دنیا کی حکومت کے علاوہ اور حکومتیں بھی عطا فرمادیتا ہے جب تم میں سجدہ کرنے کا ذوق پیدا ہوجائے گا تو تم سلطنتوں سے بیزار ہو جاؤ گے اور خدا سے دعا کرو گے کہ بس یہ دولت کافی ہے۔

❁ دفتر چہارم ❁

انسان جیسا خود ہوتا ہے دوسروں کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے۔ بیل اگر بغداد میں بھی پہنچے گا تو وہاں بھی اس کو خربوزے کے چھلکوں کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے گا۔

❁ دفتر چہارم ❁

Marfat.com

پورا موچی اس وقت بنتا ہے جب صبر اور محبت سے سیکھتا ہے ورنہ جوتے گانٹھنے والا ہی رہتا ہے۔ دراصل ہماری عقل ہمارے ہنر سیکھنے کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

حقائق کا سمجھ میں آنا آسان نہیں ہوتا لیکن انسان جب عاجزی کرتا ہے تو اللہ ضرور رحمت فرما دیتا ہے اور حقائق سمجھ میں آجاتے ہیں۔ کسی حقیقت کی بری صورت منکر کیلئے ہوتی ہے جب انسان عجز اختیار کرتا ہے تو وہی بری صورت بھلی بن جاتی ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

دنیا کے جادو کا توڑ ہر شخص کے بس کا روگ نہیں ہے دنیا کے جادو کی گرہیں اگر عقل کھول سکتی تو نبیوں اور رسولوں کے آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ ﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

دراصل باخدا انسان کو بادشاہ کہنا چاہئے' دنیا دار تو شرمگاہ اور حلق کا قیدی ہوتا ہے' عام بادشاہوں کو بادشاہ کہنا تو ایسا ہی ہے جیسا کہ حبشی کا نام خوشبو رکھ دیا جائے کیونکہ بادشاہ عموماً کھانے پینے اور عیاشی کے قیدی ہوتے ہیں۔ عام طور پر دنیا میں ہر شہوت لالچ اور آبرو کے قیدی کو میر یا صدر لکھا اور بولا جاتا ہے جو غلط ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

یاد رکھو! نیک اور قناعت پسند انسان کو گدا یا فقیر کہنا درست نہیں۔ گدا اور قانع میں بہت فرق ہوتا ہے۔ گدا ایک پیسے کیلئے سر جھکا دیتا ہے لیکن قانع خزانوں پر لات مار دیتا ہے جو بادشاہ اپنی آمدنی میں حلال حرام کا فرق فرق نہ رکھے۔ بزرگ لوگ اسے گدا کہتے ہیں۔

﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

اے نالائق! تو مینگنی کو سونگھ کر اس کے خوشبودار ہونے کا تاثر دیتا ہے اور خوش بوؤں کے ماہر کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ بڑوں کی بردباری ان کو سادہ ظاہر کرتی ہے لیکن دھوکا دینے والے کو اپنی طرف دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کو دھوکا دے رہا ہے۔ بڑے لوگ مجرم سے اپنے آپ کو غافل بنا لیتے ہیں لیکن وہ سب کچھ سمجھتے ہیں کہ اس کی نیت میں کیا ہے۔ ❁ دفتر چہارم ❁

دنیا میں ہر ہنر مند سے بڑھ کر ایک ہنر مند ہے اور تمام ہنر مندیاں ذات باری پر جا کر ختم ہوتی ہیں۔

❁ دفتر چہارم ❁

جاہل کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے جیسا شور زمین میں بیج بونا' جو نصیحت قبول نہ کرے اس کو نصیحت نہ کرو۔

❁ دفتر چہارم ❁

Marfat.com

محض عمر کے لحاظ سے اگر کوئی عقلمند بنتا تو شیطان سے بڑا عقلمند کون ہے؟ اور بچہ اگر صاحب کمال ہے تو عقلمند ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

جب تک برے آدمی کے ہاتھ میں ذرائع نہ تھے اس کے عیوب چھپے ہوئے تھے وسائل کا برے ہاتھوں میں آ جانا گویا سانپ کا سوراخ میں سے نکل پڑنا ہے۔ جب نادان اور جاہل شاہ بن جائے تو اس کے کارندے سانپ اور بچھو بن کر لوگوں کو کاٹتے ہیں خود یہ شاہ بھی برباد ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی تباہ اور رسوا کرتا ہے۔ نااہل بادشاہ بخل کرے گا اور کسی کو کچھ نہیں دے گا اور اگر دے گا تو نااہلوں اور غیر مستحقوں کو دے گا۔ ذلیلوں کو باعزت بنائے گا اور عزت والوں کو ذلیل کرے گا۔

﴿دفتر چہارم﴾

دیوانے سے ہتھیار چھین لینا عدل اور نیکی ہے اگر دیوانے کے ہاتھ میں تلوار رہے گی تو وہ بہت نقصان پہنچائے گا۔ نااہل کے ہاتھ میں علم و مال اور مرتبہ ایسا ہی تباہ کن ہے جیسے ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار' بداصل انسان ہر چیز کا غلط استعمال کرے گا۔ جہاد کو اسی لئے جائز قرار دیا گیا ہے کہ دنیا کے دیوانوں کی طاقت کو ختم کر دیا جائے تا کہ لوگ تباہ اور گمراہ نہ ہو سکیں۔ جان اور تن کو جدا کر دینا گویا ان کے ہاتھ سے تلوار چھین لینا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

بہترین نیزہ باز سے بھی اگر یہ کہا جائے کہ وہ گڑھے میں گھس کر نیزہ بازی کرے تو وہ بھی ذلیل ہو جائے گا اور صحیح نیزہ بازی بھی نہیں کر سکے گا کیونکہ اس کام کیلئے وسیع میدان درکار ہے تو معارف کا بیان تنگ وقت میں اور وہ بھی عوام کے سامنے' اس کی بھی یہی صورت ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

عقلیں اللہ کا بہترین عطیہ ہیں تو اس کی راہ میں صرف ہونی چاہئیں۔ جو عقل مند ہیں وہ اپنی عقلوں کو اللہ کی ذات اور صفات کے سمجھنے میں صرف کرتے ہیں لیکن بے وقوف لوگ دنیا کے کاموں میں عقل کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر محویت کی بنا پر عقل نہ رہے تو پھر انسان کا ہر ہر رونگٹا عقل بن جاتا ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

مردوں کو عورت پر فضیلت ان کی عاقبت بینی کی وجہ سے ہے اگر طاقت کی وجہ سے ہو تو انسان سے شیر اور ہاتھی افضل ہونے چاہئیں۔ ﴿دفتر چہارم﴾

اگر کونج ہدہد کی بولی سیکھ بھی لے تو اس کے پاس وہ ناز سلیمانی کہاں ہے جو ہدہد نے بلقیس کو سبا میں جا کر دکھایا تھا۔ حقیقی پروں سے اڑنے والے اور فرضی پر لگانے والے میں امتیاز کرنا چاہئے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

جھوٹے شیخ اگر انبیاء اور اولیاء کی پیروی کریں تو راہ راست حاصل کر سکتے ہیں۔

﴿دفتر چہارم﴾

انسان کی آنکھ کو حیوانات کی آنکھ پر یہی فضیلت حاصل ہے کہ انسان انجام پر بھی نگاہ رکھ سکتا ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

اللہ آزمائش میں ڈال کر انسانوں کی باطنی خوبیاں واضح کر دیتا ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

جب شیاطین دل کی بات جان لیتے ہیں تو اولیاء کیوں نہ جان لیں گے۔ اگر انسان خود ان کمالات سے محروم ہے تو اولیاء کو محروم نہ سمجھے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

اگر تو کسی کو دیکھے کہ وہ کسی دوسرے کی برائی اور شکایت
کر رہا ہے تو سمجھ لے کہ وہ خود بدعادت ہے کیونکہ
بدگوئی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اچھی عادت تو اس شخص
کی ہے جو بروں کو بھی برداشت کرے۔

دفتر چہارم

انسان وہی ہے جو اپنے خالق کو پہچان لے
بہت سے انسان شکل میں انسان ہیں لیکن
ان میں انسانیت بالکل نہیں ہے۔

دفتر چہارم

انسان کو جو تکلیف پہنچتی ہے دراصل وہ اس کے کسی عمل کی
سزا ہوتی ہے اس لئے دوسروں پر الزام نہیں دینا چاہئے۔

دفتر چہارم

Marfat.com

اگر تو نے اللہ کی رضامندی اور عشق میں تمام مال خیرات کر دیا ہے تو اس کی کوئی علامت تجھ میں ظاہر ہونی چاہیے جو تجھ میں نظر نہیں آتی۔ پانی بہہ کر نکلتا ہے تو کچھ نشانات ضرور چھوڑ جاتا ہے تیرے چہرے کی ترشی بتا رہی ہے کہ تیرا پاکبازی کا دعویٰ گپ ہے۔

﴿دفتر چہارم﴾

شراب چھپ کر نہیں پی جا سکتی اس کا یقیناً اظہار ہو جاتا ہے۔ انسان اگر منہ کی بو چھپا لے تو آنکھوں کی مستی کیسے چھپائے گا شراب معرفت کی مستی تو لاکھوں پردوں میں بھی نہیں چھپ سکتی۔

﴿دفتر چہارم﴾

Marfat.com

دشمن سے مشورہ کر کے کوئی کامیابی نہیں ہوتی، تجھے کوئی دوست تلاش کر کے اس سے مشورہ کرنا چاہئے۔ دوست دوست کا خیر خواہ ہوتا ہے، دوستوں کی محفل میں بھٹی بھی باغ بن جاتی ہے اور دشمنوں کی صحبت باغ کو بھٹی بنا دیتی ہے لیکن خود غرضی کر کے دوستوں کو دشمن نہیں بنانا چاہئے۔ لوگوں کے ساتھ اللہ کی رضا کیلئے بھلائی کرو اگر یہ مقصد بھی نہ ہو تو اپنی راحت کی خاطر دوسروں سے بھلائی کرو۔ جب لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو گے تو وہ تمہارے دوست بن جائیں گے اور تمہارے دل میں تکلیف دہ خیالات نہ آ سکیں گے۔ اگر تو سب کو دوست نہیں بنا سکتا تو پھر مشورہ کسی خالص دوست سے کر۔

﴿دفتر چہارم﴾

داڑھی اور آلہ تناسل پر مردانگی کا اطلاق نہیں ہوتا ورنہ گدھا سب سے بڑا مرد ہوتا۔ ﴿دفتر پنجم﴾

Marfat.com

کشادگی کا منتظر رہنا بہترین عبادت ہے۔ ہمت بلند رکھو‘ بلند چوٹی پر روشنی پہلے چمکتی ہے۔

﴿دفتر پنجم﴾

جو شخص اپنی حقیقت کو نہیں سمجھا وہ بچہ ہے۔ اگر مرد ہونا داڑھی اور خصیہ کی وجہ سے ہو تو یہ چیزیں تو بکرے کی بھی ہوتی ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

جس شخص کو نور حق حاصل ہو گیا بڑھاپا اس کیلئے نقصان دہ نہیں ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

حق تعالیٰ کی عطا کیلئے قابلیت ضروری نہیں۔ جب عطا ہے تو قابلیت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

Marfat.com

جب بے تمیز سردار بن جائیں تو گدھے کے بجائے
یہ لوگ گدھے والے کو بھی پکڑ سکتے ہیں۔ (دفتر پنجم)

انسان رزق کا اتنا عاشق نہیں ہے جتنا
رزق انسان کا عاشق ہے۔ (دفتر پنجم)

خواہشات پر قابو پانا سرداری کی دلیل ہے
اور پیغمبر صفت ہے۔ (دفتر پنجم)

بظاہر دنیا میں انسان بہت نظر آتے ہیں لیکن
درحقیقت انسان بہت کمیاب ہیں۔ (دفتر پنجم)

اے انسان! ہر راز کسی نہ کسی وقت ظاہر ہو کر رہتا ہے اس
لئے بدی کا بیج نہ بو کیونکہ وہ ضرور اُگے گا۔ (دفتر پنجم)

Marfat.com

پیر وہ ہوتا ہے جسے حقائق کا علم ہو جائے۔ پیر سے مراد کوئی سفید داڑھی نہیں بلکہ عشق ہے جس سے فراق کی حالت میں بھی معشوق کی صورتیں دکھائی دیتی ہیں۔

﴿دفتر پنجم﴾

یاد رکھو! حسن وخوبی میں صورت سے زیادہ دل معتبر ہے۔ اصحاب کہف کے کتے کا دل بھلا تھا اس لئے صورت کی برائی سے اس پر کوئی عیب نہ آیا۔

﴿دفتر پنجم﴾

میں ایسے آدمی کی تلاش میں ہوں جو دو حالتوں یعنی غصہ اور حرص کے وقت سیدھے راستے پر چلتا ہو۔

﴿دفتر پنجم﴾

Marfat.com

جب تک ابر روتا نہیں ہے چمن کب مسکراتا ہے۔ بچہ روتا ہے تو ماں کے اندر دودھ جوش مارتا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ وہ جس نے ماؤں کو دودھ دیا ہے وہ بھی بغیر روئے دودھ نہیں دیتا۔ رحمت خداوندی بغیر آہ وزاری متوجہ نہیں ہوتی۔

﴿دفتر پنجم﴾

فقیری کمبل پوشی اور طرح طرح کے لباس پہننے کا نام نہیں ہے۔ نیکی تک پہنچنے کیلئے نیکوں کا سا لباس اختیار کرلینا مفید ہے لیکن محض لباس اختیار کرلینا اور بدوں کے سے کام کرنا برا ہے۔ یاد رکھو! نشانات سے منزل تک پہنچنا چاہئے محض نشان حاصل کرنا کافی نہیں ہے۔

﴿دفتر پنجم﴾

Marfat.com

جس نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا وہ حجاج بن یوسف کو ہی عادل سمجھے گا جو کہ بہت ہی ظالم انسان تھا۔ اس نے ہزاروں بے قصور لوگوں کا خون بہایا تھا جب تک کوئی اصل کو نہیں دیکھ لیتا وہ نقل سے دھوکا کھا ہی جائیگا جو شخص حقیقت سے ناواقف ہو وہ مجاز کو حقیقت سمجھ لیتا ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

دنیا میں انسان کے تین ساتھی ہیں۔ دوست، مال اور نیک عمل ان میں سے دو مرتے وقت ساتھ چھوڑ دیں گے۔ نیک عمل وفاداری کرے گا اور ساتھ دے گا۔ موت کے وقت دوست محض قبر تک ساتھ دیتے ہیں اور واپس ہو جاتے ہیں۔ نیک اعمال نہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

ضروری نہیں کہ اگر تم اصطبل میں ہو تو گدھے ہی ہو۔ داروغہ بھی وہاں ہوتا ہے لیکن وہ گدھا نہیں ہوتا۔ اسی طرح اہل اللہ دنیا میں رہتے ہیں لیکن دنیا دار نہیں ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

Marfat.com

چڑیا بھی اپنے پھنسنے کے خوف سے ادھر ادھر کو
دیکھ لیتی ہے تو چڑیا سے کم نہ بن۔ ﴿دفتر پنجم﴾

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام نااہلوں کیلئے
اجنبی ہے۔ اچھے مسلمان سے اس کے رشتہ دار بھی بھاگتے
ہیں۔ اگرچہ ملائکہ اس سے مانوس ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

اگر یار مہربان ہو تو ہر امتحان کی تلخیاں خوشگوار ہو جاتی
ہیں۔ ان تلخیوں میں اس قدر شیرینی ہوتی ہے کہ اگر
اس کا ایک قطرہ سمندر میں گر جائے تو اس کا
کھارا پن دور ہو جائے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ دو نہیں بلکہ دونوں
حقیقتاً ایک ہیں۔
﴿دفتر پنجم﴾

Marfat.com

عوام کو پھانسنا سور کا شکار کرنا ہے کہ بڑی مصیبت سے جال میں پھنستا ہے اور اس کا کھانا حرام ہے۔ اگر تو نے شکار کھیلنا ہی ہے تو عشق کا شکار کر لیکن وہ شکار ہے جو ہر کس و ناکس کے جال میں نہیں پھنستا ہے۔

﴿دفتر پنجم﴾

جو خلوص کا رونا ہوتا ہے اس کی تاثیر محض دنیا تک ہی نہیں بلکہ عرش تک پہنچتی ہے۔ بناوٹی رونے پر شیطان مذاق اڑاتا ہے دل خدا کا عرش ہے تو چونکہ سچا رونے سے عرش متاثر ہوتا ہے لہٰذا عقل اور دل جو کہ دونوں عرشی ہیں وہ بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

بامراد وہی شخص ہوتا ہے جو انجام پر نظر رکھے۔

﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

اگر تو دنیا کے حالات سے تنبیہہ حاصل کر لیتا تو اب
تک استاد بن جاتا' نہ تو نے اپنے آباؤ اجداد سے
عبرت حاصل کی اور نہ زمانے کے تغیر و تبدل سے۔

﴿دفتر ششم﴾

دنیا میں جس شخص کی مکاری اور چالاکی تجھے پسند آئے وہ
تیرا دوست تو ہوسکتا ہے لیکن خدا کا دوست نہیں ہے۔

﴿دفتر پنجم﴾

یاد رکھو! جو شخص راہ طریقت میں تکبر کرتا ہے
وہ حقیقت سے خالی ہو جاتا ہے۔ یہ وہ تباہی
ہے کہ دشمن کو بھی نہ نصیب ہو۔

﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

حبِ جاہ میں مبتلا انسان کی دوستی ناپائیدار ہوتی ہے وہ ہمیشہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے دوست بناتا ہے اور اپنا فائدہ حاصل کرنے کے بعد دوستوں کو فراموش کر دیتا ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

بھائی عمل کی حقیقت یہ ہے کہ عمل کے ہوتے ہوئے عمل کو ہیچ سمجھے اور خدا کی رحمت پر بھروسہ کرے یہی اہل محبت کا راستہ ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

بندے کا کام تو بندگی ہے اس کے مقبول یا مردود ہونے کے چکر سے اسے کیا کام۔

﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

انسان تو درکنار اگر مٹی بھی بزرگوں کی ہم صحبت ہو جائے تو اس میں بزرگی آ جاتی ہے۔ چنانچہ اولیاء کی قبروں کی مٹی پر دل قربان ہوتا ہے۔ قبر کی مٹی کو یہ شرافت اس بزرگ کے جسم کی صحبت سے حاصل ہوگئی۔ مشہور مقولہ ہے کہ گھر لینے سے پہلے پڑوسی کا انتخاب کرو' صاحب نسبت کی نسبت صاحب قبر کے فیض سے بڑھ جاتی ہے۔ جب بزرگوں کی قبر سے بھی فیض ہوتا ہے تو زندگی میں ان کی صحبت کس قدر مفید ہوگی۔ بزرگ انسانوں کے سر کا سایہ تھا اب اس کی قبر سایہ دار ہے جس سے لاکھوں انسان مستفید ہوتے ہیں۔ ﴿دفتر ششم﴾

ادھار سے نقد بہتر ہے' نقد تو ایسی چیز ہے کہ اس کا تھپڑ بھی ادھار کی عطا سے اچھا ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

ہر برائی کے ساتھ کسی نہ کسی صورت اچھائی بھی ہوتی ہے۔ اللہ کی ذات سے یہ توقع نہیں ہے کہ وہ صرف سزا دے اور اس کے ساتھ عطا نہ ہو۔ اگر اللہ کسی سے دنیا کی کوئی چیز چھین لیتا ہے تو اس کی حیثیت مچھر کے پر سے زیادہ نہیں ہے لیکن اس کے بدلے میں لاتعداد نعمتیں عطا کر دیتا ہے۔ انبیاء نے جو تکالیف برداشت کیں وہ ان کی سرفرازی کا سبب بنیں لیکن سزا کے ساتھ عطا کی شرط یہ ہے کہ حضور مع الحق ہو یعنی اللہ کی رضا اور محبت کے ساتھ قلب کے ذریعے رجوع ہو۔ اگر حضور قلب نہ ہوگا تو خلعت واپس ہو جائے گی کیونکہ گھر میں کوئی نہ تھا جس کے سپرد کی جاتی۔ ﴿دفتر ششم﴾

اللہ تعالیٰ بعض اوقات انسان کی گمراہی کو ایمان کا سبب بنا دیتا ہے اور احسان اور عبادت کے نتیجے میں بعض اوقات گمراہ کر دیتا ہے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ کوئی عبادت گزار خوف سے خالی نہ رہے اور کوئی بدکار رحمت سے مایوس نہ ہو۔ ﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

رسول اور اولیاء کے معجزات اور کرامات دل پر اثر انداز ہوتے ہیں چونکہ ان کے باطن میں قیامت چھپی ہوئی ہوتی ہے اور قیامت مردوں کو زندہ کر دیتی ہے اس لئے ان کا باطن مردہ قلوب کو زندگی بخش دیتا ہے۔ اس اثر سے اس کا ہمسایہ جسم مست ہو جاتا ہے ان کا ہم نشین اللہ کا ہم نشین بن جاتا ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پالو گے۔ ستاروں سے ہدایت جبھی حاصل ہوگی کہ خاموشی سے ان کی طرف نظر لگاؤ۔ بولنا نظر میں خلل انداز ہوتا ہے۔ انسان بولتا ہو تو صحیح بات کے ساتھ غلط بات بھی منہ سے نکل جاتی ہے۔

﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

مصیبت میں پھنسا ہوا انسان بہتر ہے کہ اسے مالک یاد رہے۔ اس امن سے جو اسے بے فکر اور سرکش بنا دے۔

❁ دفتر ششم ❁

سورج کو اللہ تعالیٰ جو روشنی عطا کرتا ہے وہ دوسروں کو عطا کر دیتا ہے۔ ❁ دفتر ششم ❁

مرد ہے تو اپنی مردانگی سے اپنا مزاج درست کر۔ ❁ دفتر ششم ❁

اگر انسان اپنے مذہب پر سچا ہو تو دوسرے مذہب والے کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے۔ وہ اس پر ظلم کرنا پسند نہیں کرے گا اس کو اس کے اعتقاد پر مجبور سمجھے گا' اگر تو کسی سچے دین دار پر ظلم کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ تو اپنے دین کا پکا نہیں ہے چونکہ تیری فطرت کج ہے اس لئے دوسروں کو بھی کج فطرت سمجھتا ہے۔ ❁ دفتر ششم ❁

Marfat.com

لذت کا مدار خارجی اسباب پر نہیں ہے سکون قلب پر ہے۔ دولت اور شان وشوکت میں لذت کی تلاش بے وقوفی ہے جسے اللہ قلبی سکون عطا فرما دیتا ہے اسے مسجد کے کونے میں مست رکھتا ہے ورنہ چمن میں بھی رنجیدہ ہوتا ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

یاد رکھو جب تک اپنی نجات کا یقین نہ ہو
کسی گناہ گار کا مذاق نہ اڑاؤ۔

﴿دفتر ششم﴾

ناقص عقل کے خواب بھی قابل بھروسہ
نہیں ہوتے۔ ﴿دفتر ششم﴾

جب زنانہ پن پسند ہے تو پھر دوپٹہ اوڑھنا
بھی پسند ہونا چاہیے۔ ﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

اگر دل میں صداقت ہو تو دنیا میں دوستوں کی کمی نہیں ہے تو خود دوسروں کا دوست بن پھر دیکھ کس قدر دوست ملتے ہیں۔ ﴿دفتر ششم﴾

جو عقل کے اعتبار سے بچہ ہے خواہ اس داڑھی اور بال سفید ہوں۔ وہ بچہ ہی ہے اس کی حرکتیں طفلانہ ہوں گی۔ ﴿دفتر پنجم﴾

وہ شیر جو مردہ گدھے کا شکار کرے کتا ہے اور اگر کتا چیتے کا شکار کرے تو شیر ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

فقراء کو جو صدقہ وغیرہ دینے کا حکم ہے تو یہ عجیب لطیفہ ہے کہ فقراء اور مشائخ ہی کے طفیل ہمیں یہ دولت ملی ہے تو گویا انہوں نے ہی عطا کی۔ اب ہم سے کہا جارہا ہے کہ جن لوگوں نے تمہیں صدقہ دیا ہے تم ان کو دو یعنی ہم فقیروں سے کہا جارہا ہے کہ تو غنی فقیر کو صدقہ دے۔ ﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

قطرے سے دریا کے پانی کا مزہ معلوم ہو جاتا ہے اگر تو قطرے میں سمندر کے جلوے دیکھنا چاہتا ہے تو حلال کھانے کی عادت ڈال۔ ﴿دفتر ششم﴾

جو شخص صرف لفظوں کا بھکاری ہے اسے
معنی کا لطف حاصل نہیں ہو سکتا۔

﴿دفتر ششم﴾

جب تجھ میں کوئی کمال نہیں ہے تو اپنی بناوٹی باتوں کو چھوڑ اور اللہ کی طرف رجوع کر کیونکہ وہاں مقبولیت کیلئے کمال کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں تو تیرا صرف رجوع کر لینا ہی کافی ہے۔ وہ ذات کھوٹے کو بھی خرید لیتی ہے کیونکہ اس کا منشا منافع کمانا نہیں ہے وہاں نفع اور معاملہ صرف اس بات پر ہے کہ وہ کریم ہے۔

﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

اصل جواں مردی یہی ہے کہ بغیر کسی غرض کے خود کو پیش کر دیا جائے اس طرح کی جواں مردی ظاہر پرستوں میں نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ عبادت یا ثواب حاصل کرنے کیلئے کرتے ہیں یا دوزخ سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے۔ بے غرض لوگ صرف ذات خداوندی پر قربان ہیں۔

﴿دفتر ششم﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مشہور تھا کہ جب وہ بعض اسرار کو چھپانے سے عاجز آ جاتے تھے اور کوئی ہمراز نہیں ملتا تھا جس کو سنا کر دل ہلکا کر سکیں تو کنویں میں منہ ڈال کر وہ راز کہہ دیتے تھے جب باہر دشمن ہی دشمن ہوں تو پھر کنواں ہی بہتر ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

انسان اگر اپنے احوال پر نظر رکھے تو دوسروں سے جنگ کرنے میں مشغول نہ ہو۔ ﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

عیب ڈھونڈنے والے بزرگوں کے فیض سے محروم رہتے ہیں جیسے چمگادڑ سورج کی روشنی سے محروم ہے۔

﴿دفتر ششم﴾

سب سے بڑی نعمت وہ صحیح آنکھ ہے جو ہر چیز کو اصل میں دکھا دے ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اے اللہ! ہم پر ہر چیز کی اصل حالت ظاہر فرما تا کہ ہماری نگاہ صحیح کام کرے اور ہماری نگاہ کے خس وخاشاک دریا کو نہ چھپا سکیں۔

﴿دفتر ششم﴾

یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ تن پروری روح پروری نہیں ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

Marfat.com

خودی بری چیز ہے لیکن جب اس کا تعلق روح سے ہو تو بھلی بن جاتی ہے۔ ﴿دفتر ششم﴾

انشاء اللہ کہنا وہ خاص معنی نہیں رکھتا بلکہ دل میں یہ یقین ہونا چاہئے کہ ہر کام اللہ کی مشیت سے ہے۔ اگر دل میں عقیدہ پختہ ہے تو زبان سے کہنا یا نہ کہنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔

﴿دفتر اوّل﴾

اصل فقیر ہمیشہ شریعت محمدی ﷺ کا پابند ہوتا ہے کیونکہ شریعت کی پابندی کے بغیر فقیری عین مکاری ہے۔

﴿دفتر اوّل﴾

ناز کرنے کے لئے گلاب جیسا چہرہ چاہئے اگر نہیں رکھتا تو بدمزاجی کے قریب بھی نہ جا۔ ﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

جو لقمہ انسان کی جان میں نور اور کمال بڑھاتا ہے وہ حلال کمائی سے حاصل کیا ہوتا ہے۔ حلال لقمہ علم اور دانائی پیدا کرتا ہے جب تو دیکھے کہ لقمہ سے حسد، مکر، جہل اور غفلت پیدا ہو رہی ہے تو اس کو حرام سمجھ، لقمہ بیج ہے اور خیالات اس کا پھل۔

﴿دفتر اوّل﴾

ہم خدا سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں اور بے ادب ہمیشہ خدا کے فضل سے محروم رہتا ہے۔ بے ادب صرف خود کو ہی خراب نہیں کرتا بلکہ بعض اوقات سارے عالم میں آگ لگاتا ہے۔ یاد رکھو! تم پر جو غم کی اندھیریاں کبھی آتی ہیں تو یہ بے باکی اور گستاخی کی وجہ سے بھی ہے۔

﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

موقع دیکھ کر خرچ کرنے والے اور نہ کرنے والے اچھے ہوتے ہیں جب خرچ کرنے کا موقع آتا ہے تو ان پر اثر ہو جاتا ہے۔ بہت سی جگہوں پر خرچ نہ کرنا خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اللہ کا مال اس کے حکم کے بغیر خرچ نہ کرو تاکہ تم لاتعداد خزانے پاؤ اور کافروں میں شمار نہ ہو کیونکہ وہ اونٹوں ذبح کرتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب آنے کیلئے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم کسی پہنچے ہوئے سے معلوم کرلے کیونکہ دل خدا کے حکم کو معلوم نہیں کرسکتا۔ غلط راستے پر خرچ کرنے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ ان کی فضول خرچیاں ان کے لئے حسرت کا باعث ہوں گی۔ ﴿دفتر اوّل﴾

''جو شخص یار سے جدا ہوا گرچہ وہ سو سہارے رکھے وہ بے سہارا ہی ہے''

﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

ہم میں اور اولیاء اللہ میں بہت فرق ہے دو قسموں کی بھڑوں نے ایک ہی جگہ سے کھایا لیکن ایک نے صرف ڈنگ اور ایک نے صرف شہد دیا۔ دونوں قسموں کے ہرنوں نے گھاس کھائی اور پانی پیا لیکن ایک سے گوبر بنا اور ایک سے مشک۔ دونوں نرسلوں نے ایک جگہ سے پانی پیا لیکن ایک کھوکھلی اور دوسری شکر سے بھری ہوئی۔ اس طرح کی لاکھوں مثالیں تیرے سامنے ہیں لیکن ان میں ستر سالہ راہ کا فرق دکھائی دیتا ہے۔ ہم کھاتے ہیں تو نجاست نکلتی ہے اور وہ کھتے ہیں تو خدا کا نور بن جاتے ہیں۔ یہ کھاتا ہے تو سراسر بخل اور کینہ پیدا ہوتا ہے وہ کھاتا ہے تو نوالہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ پاک انسان ہے اور وہ بھوت اور درندہ اگر دونوں کی صورتیں ایک جیسی ہیں تو ٹھیک ہے۔ نمکین اور شیریں میں فرق موجود ہے۔ صاحب ذوق کے سوا کوئی دونوں میں فرق نہیں کرسکتا ہے جس نے شہد چکھا نہ ہو شہد اور موم میں فرق نہیں کرسکتا۔ ﴿دفتر اوّل﴾

اللہ کی جانب سے مصائب تنبیہہ کرنے کیلئے آتے ہیں یہ عین رحمت ہوتے ہیں تا کہ تجھے غفلت سے بیداری حاصل ہو جائے ورنہ امن وسکون کی زندگی غفلت کا سبب بن جاتی ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

عقل وہ ہے جو انجام پر نظر رکھے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا راز چھپایا وہ جلد مراد کو پہنچا۔ دانہ زمین میں چھپتا ہے تو درخت بنتا ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

عالم کو دیکھنا بھی ایک عبادت ہوتی ہے۔ اس سے نیک بختی کے دروازے کھلتے ہیں۔ مکاروں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

نصیبہ ور لوگوں کی مصاحبت کیمیا ہوتی ہے۔
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نظر ابوبکرؓ پر پڑی
تو وہ تصدیق سے صدیق بن گئے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

ظالموں کا ظلم ایک اندھیرا کنواں ہوتا ہے جو جتنا زیادہ ظالم ہے اس کا کنواں اتنا ہی زیادہ گہرا ہے۔ اگر تو کمزوروں پر ظلم کرتا ہے تو سمجھ لے کہ اتھاہ کنویں میں جا رہا ہے۔ ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے اردگرد تار نہ تن' کمزوروں کو بے حمایتی نہ سمجھ۔ قرآن میں اذا جاء نصر اللہ کو پڑھ لے اگر تو ہاتھی ہے تو غرور نہ کر' طیراً ابابیل کی سزا تیرے لئے تیار ہے۔ اگر کوئی کمزور زمین میں امن کا خواہاں ہوتا ہے تو آسمان کے سپاہیوں میں شور مچ جاتا ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

شیر کیلئے شرمناک ہے کہ وہ خرگوش سے عاجز آ جائے تو خو دبھی ایسے ہی ننگ میں مبتلا ہے اور پھر تو چاہتا ہے کہ تجھے فخر دین کا لقب دیا جائے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

لفظ کے منہ سے نکلنے سے کبھی کبھی بہت نقصان ہو سکتا ہے۔ دل کے اندھوں کے آگے اسرار کی باتیں بیان کرنے سے بھی فساد کا خطرہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ایک بات جہان کو ویرانہ بنا دیتی ہے اور کبھی لومڑیوں کو شیر بنا دیتی ہے۔ اگر تو شکر جیسی بات بھی کرنا چاہتا ہے تو پھر بھی صبر کر عقل مندوں کو صبر مرغوب ہوتا ہے۔ جو بات کرنے کے معاملے میں صبر اختیار کرتا ہے آسمان سے بلند ہو جاتا ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

دوستی کے باوجود دوست ایک دوسرے کو تحفے دیتے ہیں جو دوستی کے اظہار کیلئے ہوتے ہیں۔ چھپی ہوئی محبتوں کے گواہ ظاہری افعال ہی ہوتے ہیں۔ ﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

خدا رسیدہ لوگوں کا ادراک عام عقلوں سے بالاتر ہوتا ہے۔ یہ ادراک، کشف اور ذوق حقیقی کے طفیل حاصل ہوتا ہے۔ اہل عقل مکاری سے اپنے آپ کو سمجھدار بتاتے ہیں۔ کھوٹے سکے بنانے والوں کی طرح بظاہر توحید اور شریعت کے الفاظ استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا باطن اندر سے کڑوی روٹی کی طرح ہوتا ہے۔ فلسفی کی مجال نہیں کہ خدائی امور میں دم مارے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

انسان میں بے غرضی ہو تو معاملہ واضح ہو جاتا ہے۔ خلوص جہل کو علم سے بدل دیتا ہے اور خودغرضی بڑے سے بڑے عالم کو جاہل بنا دیتی ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

اگر تو دنیا میں علامہ زماں بنا ہوا ہے تو اس دنیا کے فنا ہونے کو دیکھ۔ ﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

نصیحت کا دودھ محبت اور صاف دلی
سے جوش میں آتا ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

کسی میں کوئی عیب ہو بھی تو اسے
ننگا نہیں کرنا چاہئے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

سچی بات سننے پر ہر شخص قادر نہیں ہر
پرندے کی خوراک انجیر نہیں ہوتی۔

﴿دفتر دوئم﴾

اگر تو نمرود ہے تو آگ میں نہ جا اور اگر جانا چاہتا
ہے تو پہلے ابراہیم علیہ السلام بن۔ ﴿دفتر اوّل﴾

اگر سخاوت کی وجہ سے تیرے ہاتھ میں مال نہ رہا ہو تو خدا
کی مہربانی تجھے برباد نہ ہونے دے گی۔ ﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

بہت ہی قابل مبارکباد ہے وہ شخص جو خودی سے نکل گیا اور کسی زندہ کے وجود سے وابستہ ہو گیا۔ افسوس ہے اس زندہ پر جو کسی مردہ کا ہم نشین ہوا۔

﴿دفتر اوّل﴾

دوسروں کے چیرنے پھاڑنے والا شیر بننا آسان ہے شیر دراصل وہی ہے جو خود کو شکست دے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

مختصر بات بہتر ہوتی ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

کوشش قدرت کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا نام ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

تو رحم چاہتا ہے تو آنسو بہانے والوں پر رحم کر۔

﴿دفتر اوّل﴾

وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جس
کے ساتھ حسد نہیں۔ ﴿دفتر اوّل﴾

کسی استاد کی طلب کر، محض ذاتی شرافت سے
دور اندیشی حاصل نہیں ہو سکتی۔ بغیر استاد
چلنے والی قوم لغزش کھا جاتی ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

عقل کو تیز کر لینا راہ نہیں ہے۔ اللہ کا فضل عاجزی
کے سوا کسی کی دستگیری نہیں کرتا۔ ﴿دفتر اوّل﴾

خدا کا شکر ادا کرو کہ تم دوسروں کے لئے
باعث عبرت نہیں بنے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

Marfat.com

جو عقل پختہ اور پائیدار ہوتی ہے اسے نمائش
کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ﴿دفتر دوئم﴾

اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا خود ایک نعمت ہے۔
﴿دفتر دوئم﴾

تقلیدی علم سے جہل اور دیوانگی کی بے عقلی بہتر ہے۔
﴿دفتر دوئم﴾

کافر اور مردہ تو درحقیقت وہ ہے جو شیخ کا منکر ہے اور
اس کے اوصاف سے جاہل ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

اگر سارا عالم خون ہو جائے تو بھی اللہ کا بندہ
حلال کے سوا کچھ نہیں کھاتا۔ ﴿دفتر دوئم﴾

Marfat.com

تکالیف پر صبر کرنا رحمتوں کا سبب بنتا ہے۔ پستیوں کے پیچھے بلندیاں پوشیدہ ہیں۔ ﴿دفتر دوئم﴾

صحیح فکر خدا کی دین ہے کسی شبہ کا حقیقی جواب صحیح فکر سے حاصل ہوتا ہے دوسروں کا جواب سننے سے نہیں۔

﴿دفتر دوئم﴾

دنیاداروں کی جھوٹی تعریفوں سے بزرگوں کی کڑوی باتیں زیادہ مفید ہیں۔ ﴿دفتر دوئم﴾

کمال کو دوسروں کی نظروں سے چھپانا بھی ایک کمال ہے لیکن نگاہوں میں اپنے کمالات کمال نہ ہوں تب کمال ہے۔

﴿دفتر دوئم﴾

Marfat.com

حاجت مند پر رقم خرچ کر یہ حج سے بہتر ہے۔

﴿دفتر دوئم﴾

اگر کوئی بداعمالی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے
تو گدھے سے بدتر ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

خدمت گزاری اور خوش خلقی ہی کام کی چیزیں ہیں۔

﴿دفتر دوئم﴾

جس شخص کا کامیابی میں خدا مددگار نہ ہو وہ سمجھ لے کہ اس کو خرگوش بھی شیر نظر آتا ہے۔ اس لئے ہر وقت ہر کام میں اللہ کی نصرت طلب کرنی چاہئے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

گیند وہی صحیح ہے جو بلے کی مار کے مطابق حرکت کرے۔

﴿دفتر دوئم﴾

Marfat.com

اتنی عقل کے ہوتے ہوئے اس قدر غربت تو بدبختی کی دلیل ہے تو اپنی عقل اور دانائی کو کم کر لے تا کہ بدبختی کم ہو جائے۔ وہ چالاکی اور دانائی جو فطری ہو اور اللہ کے نور سے بے فیض ہو بدبختی کا سبب بنتی ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

بعض اولیاء اللہ کو ایسے محبوب ہیں کہ خدا رشک کی وجہ سے ان کو مخفی رکھتا ہے اسے گوارا نہیں کہ لوگ انہیں پہچانیں۔

﴿دفتر دوئم﴾

سچا صوفی کسی حالت میں بھی بسیار خور نہیں ہوتا جبکہ کئی بناوٹی صوفی حقیقی صوفیوں کی بدولت کھا کما لیتے ہیں۔

﴿دفتر دوئم﴾

اگر اختیار اور اقتدار بے عقلوں کے ہاتھ میں ہو تو منصور رحمۃ اللہ علیہ جیسے ضرور سولی چڑھ جاتے ہیں۔ ﴿دفتر دوئم﴾

Marfat.com

چاند کو کتوں کے بھونکنے سے کیا خوف، تنکے کی وجہ سے پانی اپنی صفائی نہیں چھوڑتا۔ نیک لوگ دوسروں کی بدمزاجی کی وجہ سے اپنی نیکی نہیں چھوڑتے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

سفر کی حالت میں انسان کی صحیح فطرت ظاہر ہو جاتی ہے۔

﴿دفتر دوئم﴾

چونکہ یہ دین اسلام ہمیں موروثی طور پر مل گیا ہے اس لئے ہم تقلید کی وجہ سے اس کی قدر نہیں کرتے۔ غور و فکر کی بجائے اس کو رٹنا بہت مضر ہے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

اچھا انسان اچھے خیالات کی بنا پر دشمنوں میں بھی راحت سے زندگی گزار سکتا ہے، اچھے خیالات دشمنوں کو دوست بنا دیتے ہیں۔ ﴿دفتر دوئم﴾

Marfat.com

باعث لعنت وہ برائی ہوتی ہے جس کا ازالہ
ممکن ہو اور نہ کیا جائے۔ ﴿دفتر دوئم﴾

جو شخص رحمان کی رحمت سے دور ہو جاتا
ہے‘ خواہ بادشاہ ہو نظر کا بھکاری ہے۔

﴿دفتر دوئم﴾

’’زیادہ چالاکیاں دکھانے سے بچو تا کہ کہیں
آزمائش میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔‘‘

﴿ششم ۶۳﴾

صرف وہی دعا گنا مٹاتی ہے جو سوزش دل اور آنسوؤں
سے ہو کیونکہ پھل پکنے کے لئے گرمی اور پانی کی ضرورت
ہوتی ہے اور اعمال کا پھل دل کی گرمی اور آنکھ کے
آنسوؤں سے پکتا ہے۔ ﴿دوئم ۳۱﴾

Marfat.com

بد بخت ہے وہ شاگرد جو اپنے استاد سے مقابلہ کرے استاد بھی وہ جو روحانی استاد ہے جس کے سامنے وہ ہر شخص کا ظاہر و باطن یکساں ہے۔

﴿دوئم ۳۰﴾

جوانی کے مجاہدات بہت جلد ثمر آور ہو جاتے ہیں۔ تر و تازہ زمین میں تخم ریزی بہتر پیداوار کرتی ہے۔ جوانی میں ظاہری اور باطنی خواص صحیح حالت میں ہوتے ہیں۔ بڑھاپے میں جوانی کے ثمرات حاصل نہیں ہوتے کیونکہ زمین شورزدہ ہوتی ہے کیونکہ اس عمر تک پہنچتے پہنچتے برائیوں کی جڑ مضبوط اور اس کو اکھاڑنے کی طاقت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

﴿دوئم ۲۴﴾

Marfat.com

یاد رکھو! جو اللہ کے مخصوص بندے ہوتے ہیں عوام کی وہاں تک رسائی نہیں ہوتی اور اگر ہو جائے تو یہ ان بزرگوں کی کشش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بزرگوں پر قربان ہو جانا چاہیئے اور یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ قرب حاصل ہوتے ہوئے گمراہی اختیار کر لی جائے۔ ﴿چہارم ۲۰﴾

کھوٹوں اور منافقوں کے دل میں اہل اللہ کی محبت نہیں ہوتی۔ کھوٹا کسوٹی کے شوق کی شیخی مارتا ہے تا کہ دوسروں کو شک میں مبتلا کر دے اور وہ سمجھیں کہ اگر یہ کھرا نہ ہوتا تو کسوٹی کا شوق کیوں ظاہر کرتا لیکن ایسے شکوک میں نا اہل مبتلا ہوتے ہیں۔ ان نا اہلوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ کھوٹا کسوٹی چاہتا ہے لیکن جھوٹی کسوٹی چاہتا ہے جس سے اس کا عیب نہ ظاہر نہ ہو سکے۔

Marfat.com

سن لو! جو کسوٹی عیب کو چھپائے وہ نہ کسوٹی ہے اور نہ اس میں پہچاننے کا نور ہے۔ جو آئینہ چہرہ کا عیب چھپائے وہ آئینہ نہیں ہے وہ منافق ہے۔ ایسے آئینے کی ہر گز جستجو نہ کرو وہ آئینہ تلاش کر جو چہرہ صحیح دکھادے۔ ایسا آئینہ تیرا شیخ ہے اس کے ذریعے تجھے خدا خود ایسا آئینہ بنا دے گا کہ اس میں عرش آسمان کی طرح منظر آنے لگے گا۔ عرش اور آسمان تو کیا اس آئینے میں تجھے خدا کی تجلیات نظر آنے لگیں۔

﴿چہارم ۱۰۲﴾

مٹی کھانے والے کیلئے مٹی شکر سے زیادہ مزیدار ہوتی ہے۔

﴿چہارم ۱۸﴾

Marfat.com

اللہ تعالیٰ بعض اوقات قصداً کفار کو غلبہ عطا فرما دیتا ہے تا کہ وہ غلبہ کے غرور میں مبتلا ہو کر جال میں پھنسیں جبکہ غلبہ کا غرور تباہی کا باعث بنتا ہے تو اس غرور میں مبتلا ہو کر کسی پسپا ہوتے ہوئے کا پیچھا نہیں کرنا چاہئے اور کمزوروں پر زیادتی کرنے سے باز رہنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کا پتہ بتا دوں؟ ہر کمزور جس نے کمزوری اختیار کی ہو وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم ضرور پوری کرتا ہے۔ ﴿سوم ۸۹﴾

مرید کیلئے محض ذکر و فکر ہی کافی نہیں ہے۔ شیخ کے آداب اور خدمت بجالانا بھی ضروری ہے۔ شیخ کی پوری اطاعت ہوتی ہے تب وہ کہیں نسبت کی امانت کے سپرد کرتا ہے۔ معمولی ادب سے کام نہیں چلے گا شیخ کے شایان شان ادب ضروری ہے۔ ﴿سوئم ۶۹﴾

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کو جادو سے تعبیر فرمایا ہے۔ بیان بھی جادو ہے لیکن اصل جادو وہ ہے جو جادوگروں کے جادو کا توڑ کر دیتا ہے وہی دراصل تریاق ہے۔ یہ تریاق اولیاء اور بزرگان دین کا بیان ہے اور تمام نفسانی اغراض سے پاک ہوتا ہے تو اپنے مرشد کے باطنی علوم سے تعلق پیدا کرے۔ ﴿سوئم ۷۹﴾

ہیں جن سے دل قوی ہوتا ہے اور اس کی شان وشوکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسمانی غذا روحانی غذا کے مانع ہے۔ روح کو تاجر سمجھ اور جسم کو ڈاکو۔ تاجر کا مال ڈاکو اڑا لیتا ہے ڈاکو کے مرنے پر ہی تاجر پر رونق بنتا ہے۔

﴿چہارم ۹۶﴾

Marfat.com

دنیا دار انسان نہ صبح کو عبادت کرتا ہے نہ منہ ہاتھ دھوتا ہے لیکن نفع کے لئے بازار کی طرف دوڑتا ہے۔ اپنے لقمے کی تلاش میں دوزخ کا لقمہ بنا ہوا ہے۔ یہ خود خوراک کا کھانے والا بھی ہے اور دوزخ کی خوراک بھی ہے۔ اس کی مثال اس بکری کے بچے کی ہے جو چرتا ہے تو قصائی خوش ہوتا ہے کہ یہ میرے لئے چر رہا ہے۔ یہ سمجھ رہا ہے کہ میں خود کھا رہا ہوں حالانکہ وہ اپنے وجود کو دوزخ کیلئے پال رہا ہے۔ انسان کی اپنی اصل خوراک تو معارف الٰہی

لاہوتی اور ناسوتی انسان کو سمجھو۔ کبھی ناسوتی مکار لاہوتی بننے کی کوشش کرتا ہے تو بحرِ وحدت اس کو رسوا کر دیتا ہے۔ ہاں ایسے لاہوتی انسان ہوتے ہیں جو ناسوتیوں کو لاہوتی بنا دیتے ہیں۔ اگر تو ناسوتی ہے تو لاہوتیوں کی صحبت اختیار کر وہ تجھے دریائے وحدت میں تیرنا سکھا دیں گے۔

Marfat.com

یہ لاہوتی اولیاء ایک قسم کا جادو کرتے ہیں جس سے انسان کی ماہیت تبدیل ہو جاتی ہے لیکن ان کا جادو حلال جادو ہوتا ہے۔ یہ لوگ بہت سی ناممکن باتوں کو اپنے تصرفات سے ممکن بنا دیتے ہیں۔ ان کی صحبت میں برے اخلاق اچھے اخلاق میں تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن منکرین ان کو صرف بشر ہی کہتے رہتے ہیں۔ ان اہل اللہ کی صحبت کی تاثیر کا اگر قیامت تک بھی بیان کرو تو وہ ختم نہیں ہوگا۔

﴿سوئم ٦٩﴾

اگر یہ دنیا تنگ نہیں ہے تو پھر اس کے
باشندوں میں ہنگامہ آرائی کیوں ہے؟

﴿دفتر سوئم ٦٨﴾

Marfat.com

عاشقوں کو موت سے نہیں ڈرایا جا سکتا وہ تو خود اپنی موت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ عاشقوں کیلئے صرف وہی موت نہیں جو زندگی ختم ہونے پر آتی ہے بلکہ ان کی موت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے یعنی مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ عاشق سینکڑوں موتیں رکھتا ہے اور ہر وقت ایک جان قربان کرتا ہے اس کو ہر جان قربان کرنے پر دس جانیں اور حاصل ہو جاتی ہیں۔

دفتر سوئم ۷۵

اس دنیا میں ہر انسان دوسروں کے درد سے نا آشنا ہے سوائے اہل اللہ کے جو کہ اللہ کی رحمت سے ہر احوال سے باخبر ہوتے ہیں۔

دفتر سوئم ٦٨

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تو میرے فراق میں مبتلا ہے اور دوستوں سے جدا ہے۔ فراق کا غم دور کرنے کیلئے محفل اور قوالوں کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا میں پہاڑوں میں یہ کیفیت پیدا کر دیتا ہوں تا کہ تو سمجھ لے کہ جب پہاڑ کا نالہ بغیر ہونٹ اور منہ کے ہو سکتا ہے تو ولی کے نالے بھی بغیر لب و دنداں ہو سکتے ہیں۔ اولیاء کے دلوں کے نالوں کو ان کے کان سنتے ہیں تم نہیں سن سکتے لیکن اگر ان کی اس کیفیت پر یقین کر لو تو تمہاری سعادت ہے۔ اولیاء کے روحانی مکالمات جاری رہتے ہیں اور پاس بیٹھنے والے ان سے بے خبر رہتے ہیں۔ روحانی مکالمہ حسی کانوں سے نہیں سنا جا سکتا عوام روحانی مکالموں سے بہرے ہیں۔ اولیاء سے اچھا اعتقاد رکھنے سے ہو سکتا ہے کبھی سننے کے قابل ہو جائیں۔

﴿دفتر سوئم ۸۳﴾

Marfat.com

عشق والوں کا مسلک سب سے جدا ہوتا ہے عاشقوں کا مذہب اور مسلک صرف خدا ہوتا ہے۔ ﴿دفتر سوئم ۹۶﴾

عام شراب پینے والا شرابی کبھی سیر نہیں ہوتا اور ہمیشہ پیتے رہنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ جب ظاہری شراب کی یہ صورت ہے تو شراب عشق سے کیسی سیری ہو سکتی ہے؟

﴿دفتر سوئم ۹۳﴾

عشق انسان کے لئے ابتدا ہی سے خونی ہوتا ہے اور پوری پوری دشمنی کرتا ہے تا کہ کچا اور ناریل ہے تو بھاگ جائے۔ ﴿دفتر سوئم ۹۳﴾

Marfat.com

وہم کسی چیز سے جب ہی پیدا ہوتا ہے جب اس چیز سے کبھی وہ چیز پیدا بھی ہوئی ہو مثلاً زید کو یہ وہم ہے کہ مجھے کوئی مار نہ ڈالے۔ یہ جب ہی ہوا جبکہ ایسے واقعات حقیقتاً ہوتے بھی ہیں۔ جب وہم کسی حقیقت پر مبنی ہوتا ہے تو لامحالہ اس حقیقت کا پیدا کرنے والا کوئی ہے جس کی وجہ سے وہ وہم پیدا ہوا۔ اس کو اسی طرح سمجھ لو کہ وہم کھوٹے سکے کی طرح ہے اور کھرا سکہ حقیقت ہے۔ کھوٹا تب ہی چلتا ہے جب کھرا چل رہا ہے۔ جھوٹ کا رواج اس لئے ہوا کہ لوگوں نے سچ کا رواج دیکھا ہے۔ سچ کا جھوٹ پر یہ احسان ہے کہ اس کی وجہ سے اس کا رواج ہوا۔

﴿دفتر ششم ۵۷﴾

Marfat.com

تکبر اور غرور کا علاج یہی ہے کہ انسان شراب عشق پیئے' وہ خواجہ جو شراب عشق سے خالی ہے اور ہماری مستی کے خلاف تفاخر میں مبتلا ہے اس کے اس فعل کا ضرر اسی کو پہنچے گا اور وہ خود اپنی داڑھی نوچتا ہے۔ اچھا اگر تو ہم فقیروں سے تکبر کرتا ہے تو کرتا رہ۔ ہمیں اس کا کوئی نقصان نہیں پہنچے گا ہم اس تکبر کی مکاریوں سے واقف ہیں۔ تجھے اپنے غرور کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا تو اس کی سزا فی الحال نہیں دیکھ رہا ہے لیکن ہمیں وہ نظر آ رہی ہے جو تکبر کے نتائج تو سو سال بعد دیکھے گا ہمیں وہ ابھی نظر آ رہے ہیں۔ ﴿دفتر ششم ۵۱﴾

جب اللہ کسی چیز کا محافظ ہو تو اسے کوئی
غیر مستحق کیسے لے سکتا ہے۔

﴿دفتر ششم ۴۹﴾

Marfat.com

شکر گزاری انبیاء کا طریقہ ہوتا ہے ناشکری گزار دنیا میں بھی رسوا ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی۔

﴿دفتر ششم ۴۷﴾

نور خدا کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم و معرفت اس قدر مکمل تھا کہ دوسروں کا علم اس کے مقابلے میں ہیچ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسرار مخفی نہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جان گئے تھے کہ مومن کی روح کی رفتار کس طرف ہے اور کافر کی رفتار کدھر ہے۔ دونوں جہانوں میں روح سے زیادہ پوشیدہ چیز کوئی نہیں۔

﴿دفتر ششم ۷۵﴾

Marfat.com

انسان میں مختلف کیفیتیں اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے پیدا فرماتا ہے کبھی بلندی عطا فرماتا ہے کبھی پستی۔ دنیا کے کام دونوں صفتوں سے مکمل ہوتے ہیں زمین کو پست کیا آسمان کو بلند کیا تب ہی دوران فلک ہوسکا۔ یہ دو صفتیں دو الگ چیزیں نہیں بلکہ ایک چیز میں دونوں کا ظہور ہے۔ بنجر پڑا رہنا زمین کی پستی ہے سرسبز ہونا بلندی ہے۔ انسانی مزاج کی پستی اور بلندی اس کی جسمانی اور روحانی بیماری اور صحت ہے۔

دنیا میں قحط بھی ہے ارزانی بھی، صلح بھی ہے جنگ بھی، عالم کا بقا انہیں متضاد کیفیتوں کی وجہ سے ہی ہے۔ جانوں میں امید و بیم اسی وجہ سے ہے یہ متضاد کیفیتیں اس لئے پیدا کی گئی ہیں کہ عالم آخرت کی قدر ہو کہ وہاں راحت ہی راحت ہے مصائب نہیں۔

﴿دفتر ششم ۴۷﴾

Marfat.com

نفس کی مکاریوں کی ایک مثال تو یہ ہے کہ وہ سانپ ہے جو سینے میں موت کی طرح منہ میں کوئی پتہ دبائے کھڑا ہے۔ وہ گھاس میں گھاس کی شاخ کی طرح کھڑا ہے، پرندہ یہ سمجھ کر کہ یہ کوئی شاخ ہے اس کے پاس آ بیٹھتا ہے اور موت کے منہ میں چلا جاتا ہے یا جیسے مگرمچھ منہ کھولے ہوئے ہو اور اس کے دانتوں میں لمبے لمبے کیڑے ہوں۔ پرندہ ان کیڑوں کو اپنی خوراک سمجھ کر ان پر آ جائے اور مگرمچھ بند کر لے۔ اس نقل و نان سے بھری دنیا کو اسی طرح کا مگرمچھ سمجھو۔

Marfat.com

حیوان اپنی غذا حاصل کرنے کیلئے اس طرح کے لاکھوں مکر کرتے ہیں تو انسانوں کے مکر کا اندازہ خود لگا لو۔ انسان کا مکر یہ ہے کہ ہاتھ میں قرآن اور آستین میں زہر میں بجھا خنجر ہوتا ہے زبانی تو تجھے مولا و آقا کہے گا لیکن دل میں تیری عداوت بھری ہوگی۔ ان کی باتیں زہر قاتل ہیں بظاہر شہد اور دودھ نظر آتی ہیں۔ جب نفس کی یہ دھوکے بازی ہے تو یاد رکھ راہ سلوک کا راستہ پیر کے بغیر اختیار نہ کر۔ ﴿دفتر ششم ۱۰۵﴾

راہ سلوک میں منزل تک پہنچنے کی شرط اپنے آپ کو پیر کے سپرد کردینا ہے۔ بغیر پیر کے تیری یہ بھاگ دوڑ تجھے منزل سے دور کردے گی جس طرح تیر کمان کے بغیر پرواز نہیں کرتا اسی طرح مرید بھی شیخ کے بغیر پرواز نہیں کرسکتا۔

﴿دفتر ششم ۱۰۶﴾

Marfat.com

اگر کتے کو سدھا بھی لیا جائے تو پھر بھی وہ کتا ہی ہے۔ نفس کو قابو رکھنے کیلئے محض مجاہدہ کافی نہیں ہے بلکہ شیخ کی صحبت کے فرض کی بجا آوری ضروری ہے۔ تو اس کا طواف کرتا رہ تاکہ اس سے فیض حاصل کر سکے۔ شیخ کی صحبت سے تو نرم ہو کر دوست کے پاؤں کا موزہ بن جائے گا۔ قرآن میں نفس کی خباثتوں اور ان کی وجہ سے انجام بد کے قصے موجود ہیں۔ ﴿دفتر ششم ۱۲۲﴾

دنیا کی ناقص عقل دنیا کی چیزوں کو خوبصورت کر کے دکھاتی ہے۔ اے اللہ! تو ہمیں ہر چیز اپنی اصلی حالت میں دکھا دے۔ مردے پر جب دنیا اور عقبیٰ کی حقیقت کھل جاتی ہے تو وہ مرنے پر افسوس نہیں کرتا اپنے اچھے اعمال کی کمی پر افسوس کرتا ہے۔ اگر تو اب تک آخرت کی تیاری نہیں کر سکا تو اب کر لے۔ مرد بن کر دنیا سے جا۔

﴿دفتر پنجم ۴۳﴾

Marfat.com

بامراد وہی شخص ہوتا ہے جو انجام پر نظر رکھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ انجام بین تھے' ان پر آخرت کی سب چیزیں منکشف ہو گئیں۔ اگر نجات چاہتے ہو تو ہمیشہ انجام پر نگاہ رکھو۔

﴿دفتر ششم ۳۵﴾

حضرت آدم علیہ السلام کی خطا سے اپنے لئے خطا کا جواز پیدا نہ کر تجھ میں ان جیسی خوبیاں کہاں ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی مثال تو اس پہاڑ کی سی ہے کہ جس میں سانپ ہوں تو تریاق بھی ہو۔ عوام میں وہ صلاحیتیں کہاں ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام میں تھیں۔

﴿دفتر ششم ۳۵﴾

Marfat.com

جو شخص غمگین ہو سمجھ لو کہ اس نے تعلق مع اللہ سے بے وفائی اور دغا دینے والی چیز سے تعلق پیدا کیا تھا۔ اگر یہ فانی اس بے وفا سے تعلق نہ پیدا کرتا تو آج غمگین نہ ہوتا۔ وہ خدا سے تعلق رکھتا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح کہہ دیتا کہ مجھے غائب ہو جانے والی چیزوں سے محبت نہیں ہے۔ یاد رکھو! قافلہ روانہ ہو جاتا ہے اور آگ کی راکھ تنہا پڑی رہ جاتی ہے جب انسان اپنی بے صبری سے خدا کے غیر کا ساتھی بنتا ہے تو جب اس سے جدائی ہوتی ہے تو غمگین ہو جاتا ہے۔ اللہ نے تجھ میں یہ صلاحیت رکھی ہے کہ تو تعلق مع اللہ پیدا کر سکتا ہے۔ یہ بہت قیمتی چیز ہے اور یقینی ہے۔ کسی خیانت کرنے والے کے پاس اس کو امانت مت رکھ۔ اگر تو اس صلاحیت کو غیر اللہ کے لئے صرف کرے گا تو فائدہ نہ ہوگا اور گویا وہ امانت ضائع ہو جائے گی۔ امانت کا ضائع ہونا غائب ہو جانے اور انکار سے ہوتا ہے۔ ﴿دفتر ششم ۳۶﴾

Marfat.com

جس طرح کتا اپنے زخم کا خود علاج کرتا ہے اسی طرح عاشق اپنے عشق میں کسی دوسرے کا سہارا نہیں ڈھونڈتا' اس کا نہ کوئی ساتھی ہوتا ہے اور نہ کوئی محرم راز۔ وہ کوئی عقل کی بات نہیں سوچتا اس لئے عقل کو اس کے کاموں کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ طب ہر طرح کے جنون کا علاج کر سکتی ہے لیکن عشق کے جنون کا اس کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ تو وہ بیماری ہے کہ اگر طبیب کو بھی لگ جائے تو وہ خون کے آنسوؤں سے اپنی طب کی کتابوں کو دھو ڈالے۔ تمام عقلیں اور طبائب عشق کے معاملے میں حیران ہیں۔

﴿دفتر ششم ۵۰﴾

دین کے اصول تو جاننا ضروری ہے لیکن اس سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ اپنی روح کے بارے میں غور کرے کہ وہ نیک ہے یا نہیں۔ ﴿دفتر سوئم ص ۴۸﴾

Marfat.com

چونکہ آنکھوں پر پردہ ہے اس لئے اولیاء کی صحبت حقیر اور اپنی عقل بلندی نظر آتی ہے۔ یاد رکھو! جبکہ فضل خداوندی اس کے شامل حال ہے تو اس کو حقیر نہ سمجھ۔ اہل اللہ کے قدم کی خاک کو سرمہ بنالے اور سر کے بل گرنے سے بچ جا۔ اہل اللہ کی اتباع سے تھوڑی سی استعداد والا بھی کامل بن جاتا ہے۔ ان کی اطاعت پہلے تو ناگوار لگتی ہے لیکن بہت فائدہ مند ہوتی ہے۔ اگر تو یہ ناگواریاں برداشت کرلے گا تو تیرے اندر معرفت کے گل بوٹے اگیں گے۔ دل میں صفائی پیدا ہوجائے گی اور نور بصیرت حاصل ہوجائے گا۔ ﴿دفتر چہارم ۹۰﴾

ماضی اور مستقبل کے واقعات پر نہیں بلکہ
ان کے پیدا کرنے والے پر نظر رکھ۔

﴿دفتر اوّل ص ۵۶﴾

Marfat.com

اللہ کے دربار میں سونا اور چاندی پیش کرنے کی بجائے اپنے دل پیش کرو۔ اپنے جسم کی بے بصریتی کو اپنے آپ سے دور کر کے کسی گندی جگہ پر پھینک دو۔ عاشق کی زینت اس کی جسمانی کمزوری اور چہرے کی زردی ہے۔ ''رنگ زردو آہ سرد و چشم تر'' وہاں ان تحفوں کی اہمیت ہے۔ ﴿دفتر چہارم ۱۷﴾

مقام مشاہدہ اور مجاہدے سے حاصل ہوتا ہے یہ پردہ دلائل سے نہیں ہٹتا۔ جو شخص نبوت کے واسطے بغیر محض عقلی دلائل سے وصولی الی اللہ کی کوشش کرے گا اس کیلئے ہلاکت ہے کیونکہ عقل کا وہ ہاتھ جو اس پردہ کو ہٹانے کی کوشش کرے گا خدائی تلوار وہ ہاتھ ہی کاٹ ڈالے گی۔ عقل کے ہاتھ سے یہ پردہ ہٹانے کی کوشش دراصل ممکن ہی نہیں ہے یہ اس طرح کی فرضی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ اگر خالہ کے خصیے ہوتے تو وہ خالو بن جاتی۔ ﴿دفتر سوئم ۱۴﴾

Marfat.com

آہ وزاری کی جو قیمت اللہ کے دربار میں لگتی ہے وہ کہیں اور نہیں لگتی۔ خدا کے دربار میں رونے سے قلب کو ایک دائمی مسرت حاصل ہو جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ دو قطروں کے علاوہ اللہ کو کوئی چیز محبوب نہیں، ایک تو آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے بہا ہو اور ایک خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں بہایا جائے۔

﴿دفتر پنجم ۴﴾

اللہ اور دین سے جاہل منافق ہوتا ہے اور اس کے دو چہرے اس طرح ہوتے ہیں جیسے مخنث کے، وہ مرد ہوتا ہے نہ عورت۔ اہل بصیرت ان لوگوں کے دوغلے پن کو سمجھ جائیں گے خدا ان کو ایسی علامتیں دکھا دیتا ہے جن سے وہ نفاق کو پہچان لیتے ہیں۔ ﴿دفتر ششم ۳۷﴾

Marfat.com

جسم اگرچہ برا ساتھی ہے لیکن اس کے مصائب پر صبر کرو تو پھر اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو' کالی رات میں چاند کا صبر اسے اور روشن کرتا ہے۔ پھول کا کانٹے کے ساتھ صبر اس میں مہک اور حسن پیدا کرتا ہے دودھ لید اور خون کے درمیان صبر کرتا ہے تو بچے کو زندگی بخشنے والا بن جاتا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے اُخروی مراتب صبر کرنے ہی سے بلند ہوئے۔ دنیاوی منافع بھی صبر ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

﴿دفتر ششم ٣٦﴾

جو لوگ صرف عورت اور خورد ونوش ہی کے شوقین ہوں ان کو اللہ تعالیٰ کی کاری گری میں غور کرنے کی توفیق کہاں ہے۔ ﴿دفتر ششم ٤٤﴾

Marfat.com

خدا کی صفت ستاری ہے وہ پردہ پوشی کرتا ہے لیکن جب معاملہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو راز فاش بھی کر دیتا ہے۔

﴿دفتر ششم ۴۳﴾

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنا راز چھپایا وہ جلد مراد کو پہنچا' دانہ زمین میں چھپتا ہے تو درخت بنتا ہے۔

﴿دفتر اوّل﴾

پیر میں چبھے ہوئے کانٹے کو نکالنا جب ایک مشکل کام ہے تو دل کے کانٹے کا کیا حال ہوگا' یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اگر ہر ایک دلوں کے کانٹے دیکھ سکتا تو پھر دنیا سے غموں کا مٹانا کیا مشکل تھا۔ ﴿دفتر اوّل﴾

بیٹا! کوشش میں لگا رہ' مرتے دم تک کوئی وقت ضرور آئے گا کہ عنایت خداوندی ہمراز ہوگی۔ ﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

تھوڑی سی دیر اولیاء کی ہم نشینی سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

کریموں پر بڑے کام دشوار نہیں ہوتے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

اے صورت کے بچاری! تیری بے معنی جان اب تک صورت سے رہائی نہ پائی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل دونوں بت خانے گئے' ان جانے اور اس کے جانے میں بہت فرق ہے۔ یہ اندر جاتے ہیں تو بت ان کے آگے سرنگوں ہو جاتے ہیں وہ جاتا ہے تو خود ماتھ ٹیکتا ہے۔ جا اپنی صورت میں جان جیسے نایاب گوہر کی تلاش کر' قدرت نے اصحاب کہف کے کتے کے سامنے شیروں کو سرنگوں کر دیا' قابل نفرت صورت سے کسی کو کیا نقصان ہے اگر اس کی روح نور کے سمندر میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

یاد رکھو! جب منہ سے پیاز کی بو آ رہی ہو تو مشک کھانے کی شیخی نہیں بگھارنی چاہئے۔ ﴿دفتر اوّل﴾

اولیاء کا کام دنیا کے معاملات سے آگے کا ہے' جب تو رہبر تلاش کرے گا تجھ پر کھلے گا۔ اگر میں ان نغموں کا تھوڑا سا بھی بیان کردوں تو روحیں قبروں سے نکل پڑیں' دل کے کان کو نزدیک کر۔ خبردار! اولیاء وقت کے اسرافیل ہیں ان سے مردوں کی نشو ونما ہے جس کی قبر میں مردہ جانیں ان کی آواز سے کفن میں تڑپنے لگتی ہیں۔ مردوں کو زندہ کرنا خدا کی آواز کا کام ہے جب روحوں کو زندگی مل جاتی ہے تو وہ اولیاء کے نغموں کی آواز کو خدا کی آواز سمجھتے ہیں۔ ﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

جب قضا آتی ہے تو دوستوں اور دشمنوں میں امتیاز نہیں کیا جاسکتا' جب ایسی حالت ہو تو گڑگڑانا شروع کر دے' زاری تسبیح اور رونے کا سامان کر۔ رو کہ خدا غائب سے سامان کرنے والا ہے' کہہ اے معافی کے داتا میرے عیبوں کی پردہ پوشی کر' گناہوں کا بدلہ نہ لے۔

﴿دفتر اوّل﴾

پیری دراصل پیغمبری کا پرتو ہوتی ہے' پیر کا بڑھاپا اس کی کمزوری کی دلیل نہیں ہوتا' پرانی شراب زیادہ قوی ہوتی ہے۔ پیر کا توسل اختیار کر کیونکہ یہ سفر پیر کے بغیر آفت اور خوف وخطر سے پر ہے۔ جو راستہ تو بارہا چل چکا ہے اس کیلئے بھی رہنماء کے بغیر پریشانی ہے اور جس راستے کو تو نے دیکھا ہی نہیں خبردار اس پر تنہا نہ جا۔

﴿دفتر اوّل﴾

Marfat.com

اولیاء بظاہر معمولی انسان ہوتے ہیں لیکن ان کے کارنامے عظیم ہوتے ہیں۔ وہ دن میں اپنی توجہ کے ذریعے دلوں میں بہترین خیالات پیدا کرتے ہیں اور ان کے دلوں کو وساوس سے پاک کر دیتے ہیں اور لوگوں کی جنسیات کے مطابق ان کے احوال کا سبب بنتے ہیں۔ ﴿دفتر اوّل﴾

بزرگ لوگ عام لوگوں کے دلی وساوس کو تاڑ لیتے ہیں' بزرگوں کے سامنے جا کر برے وسوسے نہیں لانے چاہئیں' لوگ احمق ہیں دنیاوی بادشاہوں کے سامنے اخلاص سے جاتے ہیں اور بزرگوں کی مجلس میں فاسد خیالات لے کر جاتے ہیں۔ اگر تو کور باطن ہے تو بزرگوں ﴿اولیاء اللہ﴾ کے سامنے ذلیل بن کر جا۔

﴿دفتر دوئم﴾

Marfat.com

پہچاننے کیلئے آنکھوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ زمین کی آنکھیں نہیں ہیں پھر بھی وہ پہچانتی ہے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہچان لیا اور ان کے لئے خشک ہوگئی اور وہ دریا عبور کر گئے۔ قارون کو پہچان کر اپنے ہی اندر دھنسا لیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی نجات کیلئے پانی کو نگل گئی۔

﴿دفتر دوئم﴾

صحیح دوست تو اللہ ہے اور دنیا میں دوست
وہ ہے جو اللہ والا ہے۔ ﴿دفتر سوئم﴾

بہت سے لوگ ولی کے پاس منافقانہ حاضر ہوئے اور مومن کامل بن گئے ہیں، اللہ کا ولی اپنی شان وشوکت کی وجہ سے عیب دار کا بھی خریدار بن جاتا ہے۔

﴿دفتر پنجم ص ۲۳﴾

Marfat.com

ہر دیوانے کو خدا رسیدہ مت سمجھ لینا' اس کو پہچاننے کیلئے یقین کی آنکھ ہے تو تب اس سے بات کر ورنہ دور رہ' جب تو ولی کو اصل حالت میں پہچاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو دیوانگی میں پوشیدہ کو کیسے پہچانو گے۔ جس کی باطن کی آنکھ کھلی ہے وہی کمبل کی آغوش میں کلیم کو پہچان سکتا ہے' ہاں مگر ولی خود جس کو چاہتا ہے اپنی ولایت سے روشناس کرا دیتا ہے۔ محض عقل سے کسی کو ولی نہیں پہچانا جا سکتا عقل کے ذریعے تو عام انسان کو بھی نہیں پہچانا جا سکتا۔

﴿دفتر سوئم﴾

شریف آدمی انعامات الٰہی کے وقت عبادت گزار بنتا ہے اور کمینہ مصیبت میں مبتلا ہو کر۔ ﴿دفتر سوئم﴾

Marfat.com

فقر میں انسان کو بہت سے گناہوں پر قدرت نہیں رہتی اس لئے فقر باعث فخر ہے۔ ﴿دفتر سوئم﴾

بعض اولیاء تو ایسے ہیں کہ اگر مقصود حاصل ہو جائے تو سبب کے موجود نہ ہونے پر شکوہ نہیں کرتے لیکن کچھ بزرگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کسی حالت میں بھی شکوہ پسند نہیں کرتے اور اللہ کی قضا کے خلاف دعا کو بھی حرام سمجھتے ہیں۔ ایسی حالت مغلوب الحال اولیاء کی ہوتی ہے ورنہ انبیاء دعائیں نہ کرتے۔ اصل کمال یہ ہے کہ بہر حال میں راضی برضا ہوتے ہوئے دعا بھی کی جائے۔ ﴿دفتر سوئم﴾

انتہائی بے وقوفی ہے کہ قدرت کا معمولی کرشمہ دیکھ کر اپنے آپ کو شیخ کامل سے مستغنی سمجھ لیا جائے۔

﴿دفتر دوئم ص ۳۷﴾

Marfat.com

کوئی معاملہ جلد بازی میں نہ کرو، حدیث شریف میں ہے کہ توقف کرنا اللہ کی جانب سے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے ہے۔ کتے کو بھی لقمہ ڈالو تو وہ بھی کھانے سے پہلے سونگھتا ہے۔ اسی طرح ہمیں عقل کے ذریعہ ہر بات کو پرکھ لینا چاہئے۔ خدا کی یہ قدرت حاصل ہے کہ ایک لمحہ میں سینکڑوں مکمل انسان پیدا کر دے لیکن اس کا عمل بتدریج ہوتا ہے۔ اللہ کے عمل میں آہستگی انسانوں کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ بھی اپنے عملوں میں یہی طریقہ استعمال کریں۔

﴿دفتر سوئم﴾

یاد رکھو! صحبت میں بڑی تاثیر ہوتی ہے، بیج مٹی اور پانی کی صحبت میں رہتا ہے تو انگور بن جاتا ہے۔ دانہ اپنے آپ کو مٹی میں ملاتا ہے تو اس کا ظاہر ختم ہو جاتا ہے اور باطن جلوہ گری کرتا ہے۔ ﴿دفتر سوئم﴾

Marfat.com

ہاتھی ہندوستان کا جانور ہے' جب دوسرے ملک میں وہ آرام سے سوتا ہے تو وہ خواب میں ہندوستان کے حسین مناظر دیکھتا ہے اور مست ہو جاتا ہے۔ اسرار غیبی بھی اس روح کو خواب میں نظر آئیں گے جس کا تعلق عالم غیب سے ہے۔ گدھے میں یہ نہیں ہے کہ ہندوستان کے خواب دیکھے اور مست ہو جائے' جو روح ہاتھی کی طرح ہوگی وہ اپنے اصل وطن عالم غیب کو خواب میں دیکھے گی۔ اللہ کی یاد اور اس کا ذکر روح کو ہاتھی صفت بنا دیتی ہے لیکن یہ کام ہر کمینے کا نہیں ہے۔ ﴿دفتر چہارم﴾

دنیاوی دِن کوئی چیز نہیں ہے دن تو وہ ہے جب وہ آفتابِ حقیقت طلوع کرے۔ اگر وہ رات میں بھی تجلی ڈال دے تو رات رات نہیں رہتی۔ ﴿دفتر چہارم ص ١٦﴾

Marfat.com

عشق میں اگر ذلت اٹھانی پڑ جائے تو تو عشق کو چھوڑ بھاگتا ہے۔ تو نے صرف عشق کا نام سنا ہے تو اس کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہے۔ عشق بہت متکبر اور نازوں بھرا ہے اور بہت مصیبتوں سے ہاتھ لگتا ہے۔ عشق ہمیشہ وفا کرتا ہے اور وفاداری ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ بے وفا پر نظر بھر کر بھی نہیں دیکھتا' انسانیت کی اصل جڑ وفاداری ہے۔ درخت کی جڑ کی حفاظت ضروری ہوتی ہے' جس شخص میں وفاداری نہ ہو وہ اس درخت کی طرح ہوتا ہے جو جڑ گل جانے سے پھول سے محروم رہ گیا ہو۔ کسی شخص کے محض علم سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ اس میں وفاداری کا مادہ ہے یا نہیں' وفاداری انسان کا اصل جوہر ہوتی ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

عقل مندوں سے دوستی اچھی ہے۔ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے۔ ﴿دفتر دوئم ۳۶﴾

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے کا ایک آنسو شہید کے خون کے قطرے کے برابر سمجھا گیا ہے۔ پانچ وقت اذان گویا ذات باری تعالیٰ کے دربار میں گریہ وزاری کی دعوت ہوتی ہے۔ اللہ جس کو مصیبت میں گرفتار کرتا ہے اس سے آہ وزاری کی کیفیت سلب کرلیتا ہے۔ آہ وزاری اللہ کے سامنے انسان کی سفارشی ہے اور جب سفارشی نہ ہوتو گرفتار یقینی ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

عوام اللہ کے خاص بندوں کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں کیونکہ ان کی خوشبو سے ناواقف ہیں۔ مرد خدا عوام میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بیلوں میں شیر' اس کو دور سے دیکھ لے' زیادہ چھیڑ چھاڑ نہ کر' اگر تو اس کے حال اور احوال کی زیادہ جستجو کرتا ہے تو پھر اپنے جسم سے ہاتھ دھولے۔ وہ تیری خصلت کو اپنی باطنی توجہ سے مٹادے گا۔ تو پہلے بیل تھا اب تو بھی شیر بن جائے گا۔ اگر تجھے اپنا بیل پن پسند ہے تو اس شیر کی جستجو نہ کر۔ ﴿دفتر پنجم﴾

Marfat.com

یہ کہنا کہ میں شیخ کی طرح رویا' شیخ کی فضیلت کا انکار ہے۔ شیخ کا رونا تیس سالہ مجاہدے کا نتیجہ ہے۔ محض عقلی بنیاد پر ایسا مقام حاصل نہیں ہوسکتا۔ شیخ کا رونا غم دوزخ سے، ہے نہ فرحت جنت سے بلکہ اس کا رونا محض شوق خداوندی سے ہے۔ شیخ کا رونا اور ہنسنا من جانب اللہ ہے۔ عقلی لحاظ سے رونے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

﴿دفتر پنجم﴾

انوار الٰہی کا علم اولیاء کے دلوں میں ہے جو کوئی دل
ان کے دلوں سے براہ راست حاصل کرسکتا ہے
بات چیت یا کتاب پڑھنے سے نہیں۔ ﴿دفتر پنجم﴾

جس طرح خوشی کی جستجو ضروری ہے اسی طرح
مصیبت سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔ ﴿دفتر پنجم﴾

Marfat.com

مخلص کا ہدیہ واپس کرنا برا ہوتا ہے۔ ﴿دفترششم﴾

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چیونٹی کالے فرش پر چل رہی ہے' نظر نہیں آتی اور صرف دانہ چلتا نظر آتا ہے۔ تو عقل سے سمجھ لے کہ دانے کو لے جانے والی چیونٹی ہے جو چل رہی ہے چونکہ اصل جنسیت اوصاف کے اعتبار سے ہے نہ کہ صورت کی وجہ سے۔ اسی لئے اصحاب کہف کے کتے کی کشش اصحاب کہف کی طرف تھی' صورتوں کو دانہ سمجھ اور دل اور اوصاف باطنی کو چیونٹی سمجھ۔ ﴿دفترششم﴾

جس مٹی میں گوہر ہوتا ہے وہ گوہر والی دوسری مٹی کو بھی پہچان لیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ "ولی را ولی می شناسد" جس جسم میں اللہ کے نور کا چھڑکاؤ نہیں ہے وہ اولیاء کے جسم کی صحبت کو برداشت نہیں کرتا ہے' ان سے نفرت کرتا ہے۔ ﴿دفترششم﴾

Marfat.com

قرآن کی صفت یہ بھی ہے کہ بہت سے اس سے گمراہ ہو جاتے ہیں لیکن جن کے قلب بیدار ہیں اور باخبر ہیں وہ ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔ بانس کی چھڑی ہلانے سے پالتو کبوتر گھر واپس آ جاتے ہیں جنگلی کبوتر بھاگ جاتے ہیں۔

﴿دفتر ششم﴾

جب حق تعالیٰ دو روحوں میں ایک سے خیالات پیدا فرما دیتا ہے تو وہ ایک دوسرے کی ہم جنس ہو جاتی ہیں۔ جسم کی کشش نظر و فکر کی وجہ سے ہوتی ہے، جسم جو بے خبر ہے اسے باخبر روح کھینچتی ہے، جب مرد میں عورت کے اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں تو وہ ہیجڑا بن جاتا ہے اور عورتوں کی طرح اپنے ساتھ جماع کراتا ہے۔ جب کسی عورت میں مردانہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں تو وہ عورتوں کے ساتھ جماع کرتی ہے۔ جب کسی بشر میں ملوکیت کا غلبہ

Marfat.com

ہوتا ہے تو پرندے کے بچے کی طرح ملاء اعلیٰ کی طرف پرواز کے راستے تلاش کرتا ہے' اس کا دھیان ملاء اعلیٰ کی طرف ہوتا ہے اور زمین سے بیزار ہوتا ہے۔ اگر انسان میں بہمیت کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کو ہر وقت کھانے کی فکر رہتی ہے۔ اشہب باز جو نہایت قیمتی ہوتا ہے اگر اس میں خباثت پیدا ہو جائے تو وہ چوہوں بلکہ باقی جانوروں سے بھی بدتر ہے لہٰذا جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ جنسیت اوصاف کے اعتبار سے ہے تو تجھے نیکوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ ﴿دفتر ششم﴾

میرے نزدیک اپنے بزرگوں سے گفتگو کا موقع ملنا عین خوش نصیبی ہے' اُن کی مثال اُس مسافر کی سی ہے جو اُس راہ پر چل چکا ہو جس پر مجھ کو خود چلنا ہے۔ میرا فرض ہے کہ اُن سے پوچھوں کہ آیا راہ ہموار اور سہل ہے یا ناہموار اور دشوار گزار۔ ﴿ارسطو' ریاست' پہلی کتاب ص ۳﴾

Marfat.com

عاشق کی زینت اس کی جسمانی کمزوری اور
چہرے کی زردی ہے۔ اللہ کے ہاں ان دو
تحفوں کی بڑی اہمیت ہے۔ ﴿دفتر چہارم ص ۱۷﴾

لغو لوگوں کو لغو چیز ہی اچھی لگتی ہے، ہر جنس اپنی جنس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ بھیڑیا حضرت یوسف علیہ السلام کا ساتھی کب ہو سکتا ہے، لیکن اگر بھیڑیئے پن سے نجات حاصل کر لے تو اصحابِ کہف کے کتے کی طرح انسان بن جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نیک سیرت تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھ کر ہی پکار اُٹھے کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہے۔ ابوجہل اصحابِ درد میں سے نہ تھا شق القمر پر بھی یقین نہ کیا۔ انسان کا آئینہ دل صاف ہو تو اچھی اور بری صورت میں امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ ﴿دفتر دوئم ۳۸﴾

Marfat.com

جب نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا یار ہو جاتا ہے تو ایک مضبوط قلعہ بن جاتا ہے۔

﴿دفتر اوّل ص ۲۲﴾

اگر ٹوکری نہر میں پڑی ہو اور اس میں پانی بھرا ہو یا آئینہ میں سورج کی چمک پڑ رہی ہو تو اس میں پانی یا چمک کو ٹوکری یا آئینہ کا اپنا کمال سمجھنا غلطی ہے، جب ٹوکری نہر سے باہر آئے گی یا سورج ڈوب جائے گا تو ٹوکری اور آئینے کو معلوم ہو جائے گا کہ پانی اور چمک ان کی اپنی نہ تھی۔ جب حقائق منکشف ہو جاتے ہیں تو مرید کو اپنے سابق احوال کے بارے میں سمجھ آتی ہے کہ اس پر جو کچھ نوازش ہوئی تھی وہ تو محض شیخ کا عکس تھا۔

﴿دفتر پنجم ص ۳۵﴾

Marfat.com

انسان کا خیال مغز ہے اور اس کے اظہار کے الفاظ چھلکا ہے‘ جس قدر چھلکا کم ہو گا مغز بڑھے گا۔ اخروٹ‘ بادام اور پستہ کو دیکھ لے اگر اِن کا چھلکا موٹا ہو گا تو گری کم نکلے گی۔ ﴿دفتر پنجم ص ۳۲﴾

مچھر جو ہوا کے پہلے جھونکے سے ہی بھاگ جاتا ہے
وہ ہوا خوری کے ذوق سے کیسے واقف ہو سکتا ہے
ایک حادث قدیم کی حقیقت کیسے سمجھ سکتا ہے۔

﴿دفتر پنجم ص ۳۵﴾

کسی شخص کے محض علم سے دھوکا نہ کھانا چاہیے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ اُس میں وفاداری کا مادہ ہے یا نہیں‘ وفاداری انسان کا اصل جوہر ہوتی ہے۔

﴿دفتر پنجم ص ۳۱﴾

Marfat.com

گناہ پر شرمندہ ہونا مفید ہے لیکن اعمالِ صالحہ میں لگ جانا زیادہ مفید ہے۔ اگر انسان گناہوں پر شرمندگی میں پھنس کر رہ گیا تو انجام کار اس شرمندگی سے اس کو اور شرمندگی ہو گی۔ اگر انسان گناہوں پر شرمندگی ہی کو اپنا شیوا بنا لے گا تو نتیجہ یہ ہو گا کہ آدھی عمر تو کاموں کی پریشانی میں گزرے گی اور آدھی شرمندگی میں۔ لہٰذا ہماری نصیحت ہے کہ شرمندگی ختم کر کے نیک عمل شروع کر۔

﴿دفتر چہارم ۳۷﴾

دنیا کی دولت کا خلاصہ بھاگ دوڑ اور
مار پیٹ کے سوا کچھ بھی نہیں۔

﴿دفتر چہارم ۳۷﴾

Marfat.com

نیک لوگوں کے ساتھ ٹکر کرنا آسان نہیں ہوتا۔ جو لوگ آخرت کی دولت کے مالک ہیں ان کی عقلوں پر کوئی جادو، مکاری اور فریب پردہ نہیں ڈال سکتا۔ ﴿دفتر چہارم ص ۳۵﴾

"انسان کی حرص اس کے برے اعمال کو خوش نما کر کے پیش کر دیتی ہے، کوئلہ کالا ہوتا ہے آگ اسے سرخ بنا دیتی ہے جب آگ کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو پھر کالا پن نمودار ہو جاتا ہے۔ برا عمل حرص کی وجہ سے حسین نظر آتا ہے جب حرص کی آگ دور ہو جاتی ہے تو اس عمل کی برائی نظر آنے لگتی ہے۔"

﴿دفتر چہارم ص ۳۱﴾

چمگادڑوں کی سورج سے نفرت اس کے روشن ہونے کی دلیل ہے۔ گوبر کا کیڑا اگر گلاب سے رغبت کرنے لگے تو اس کا گلاب ہونا مشکوک ہو جائے گا، کامل کا انکار تو اس کے کمال کی دلیل ہے۔ ﴿دفتر دوئم ص ۳۹﴾

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی بیمار پڑ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ عیادت کے بہت سے فائدے ہیں۔ پہلا تو یہ ہو سکتا ہے کہ بیمار شخص اللہ کا پیارا بندہ ہو۔ جب تیری آنکھ باطن کو دیکھنے والی نہیں ہے تو ہر وجود میں خزانہ سمجھ۔ دنیا اولیاء سے خالی نہیں۔ تلاش جاری رکھ اگر مل جائے تو جان قربان کر دو۔ بیمار اگر دشمن ہے تو دوست بن جائے گا۔ اچھا معاشرہ پیدا کر اور ہر چھوٹے بڑے کی عیادت کر۔ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ﴿دفتر دوئم ص ۴۰﴾

منکر اور معترض لوگ اپنے اعتراضات کے ذریعے اپنے ادراک کو نور سے محروم کر دیتے ہیں اور ہمیشہ شک و شبہ اور وہم میں مبتلا رہتے ہیں۔ گھوڑے پر قاعدے کے مطابق سوار ہو گا تو ہی فائدہ اُٹھائے گا اور اگر اس کے پاؤں پکڑنے کی کوشش کرے گا تو لات کھائے گا۔ یہی مثال کلام حق اور اسرارِ معرفت کی ہے کہ اس پر صحیح طرح پر غور کرو گے تو فائدہ اُٹھاؤ گے اور معترضانہ نگاہ ڈالو گے تو تباہی ہو گی۔ ﴿دفتر چہارم ص ۱۳﴾

Marfat.com

اس دنیا میں اگر تجھے کوئی باکرامت دل نظر نہیں آتا تو بے دیکھے ہی تو ان سے تعلق پیدا کر لے۔ کچھ عرصہ بعد تمہیں اس کی بزرگی کا یقین آ جائے گا۔ اگر اندھے کو نہر کا پانی نظر نہ آئے تو اسے چاہیے کہ اس نہر میں اپنی ٹھلیا ڈبو کر دیکھے۔ وہ پانی سے بھر جائے گی تو پانی کے ہونے کا یقین آ جائے گا۔

﴿دفتر سوئم ص ۸۴﴾

مرید کے لئے محض ذکر و فکر ہی کافی نہیں ہے۔ شیخ کے آداب اور خدمات بجالانا بھی ضروری ہے۔ شیخ کی پوری اطاعت ہوتی ہے تب وہ کہیں جا کر نسبت کی امانت مرید کے سپرد کرتا ہے۔ معمولی ادب سے کام نہیں چلے گا۔ شیخ کے شایانِ شان ادب ضروری ہے۔ ﴿دفتر سوئم ۶۹﴾

Marfat.com

جن لوگوں کا دل سیاہ ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کو سیاہ رو کہتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ کالا رنگ حقارت کی دلیل نہیں ہے۔ آنکھ کی پتلی سیاہ لیکن اس کی فضیلت بے حد ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کو آنکھ کی پتلی جیسا افضل وہی ذات گرامی کہہ سکتی ہے جس کو خود تمام انسانوں میں وہی مرتبہ حاصل ہو جو آنکھ کی پتلی کو تمام اعضاء میں حاصل ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حقیقی اوصاف تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے صحابہ سمجھ سکے۔ دوسرے لوگ ان کے صحیح مرتبے کو حقیقی طور پر نہیں جان سکتے۔ صرف تقلیدی طور پر ان کو جانتے ہیں۔ ﴿دفتر سوئم ص ٦٧﴾

انسان اپنے غصے کی آگ کو دین کے نور سے بجھا سکتا ہے۔ دین کے نور کے بارے میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ مومن جب پل صراط پر سے گزرنے لگے گا تو دوزخ کہے گی اے مومن! تو مجھ پر سے جلدی سے گزر جا' تیرے نور سے میری آگ بجھ جاتی ہے۔ ﴿دفتر سوئم ٦٦﴾

Marfat.com

موت ہر انسان کے ساتھ وہی معاملہ کرتی ہے جس کی وہ موت سے توقع رکھتا ہے' جو اسے دوست سمجھتا ہے اس کے ساتھ دوستوں کا معاملہ کرتی ہے۔ جو اس کو دشمن سمجھتے ہیں ان کے ساتھ دشمنوں کا سا معاملہ کرتی ہے۔ موت کی مثال آئینہ کی سی ہے۔ انسان جیسا خود ہے ویسا ہی اس کے لئے آئینہ ہے۔ اگر خود حسین ہے تو آئینہ بھی اس کے لئے حسین ہے اور اگر خود کالا اور بھدا ہے تو آئینہ میں بھی کالا اور بھدا ہی ہوگا' جو موت سے ڈرتا ہے تو دراصل اپنے آپ ہی سے ڈرتا ہے۔ اگر انسان خود بھیانک ہے تو اس کو موت بھی بھیانک نظر آئے گی۔ موت کی اچھائی یا برائی خود انسان کی اندرونی اچھائی برائی کی طرح ہے۔

﴿دفتر سوئم ۶۵'۶۶﴾

Marfat.com

اژدھے پر صرف اس شخص کو ہاتھ ڈالنے کا حق ہے جس کی لاٹھی اژدہا بننے کی صلاحیت رکھتی ہو اسی طرح جو اپنے ہونٹ بند نہیں رکھ سکتا اس کے لئے غیب کے راز جاننا مناسب نہیں ہے۔ ﴿دفتر سوئم ص ۶۴﴾

انسان کو پریشانیوں سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ صبر کرنا چاہئے۔ ہر پریشانی کے بعد راحت ضرور آتی ہے۔ کسی بھی تکلیف پر اللہ کے ساتھ بدگمانی نہیں کرنی چاہئے۔ عام لوگوں کے ساتھ تعلقات میں بھی خندہ پیشانی سے کام لینا چاہئے۔ پھول کی پتیاں اگر بکھر بھی جائیں تو ان کی خوشبو ختم نہیں ہوتی۔ انسان کی ایک مصیبت بہت بڑی مصیبتوں سے نجات کا سبب بنتی ہے۔

﴿دفتر سوئم ص ۶۱﴾

Marfat.com

جب بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کی خوراک صرف دودھ ہوتی ہے تو قدرت اس کی ماں کے پستان میں دودھ پیدا فرما دیتی ہے۔ تو بھی اپنی ضرورت کے لئے جدوجہد کر۔ مطلوب کی فکر میں نہ پڑ و حاجت پیدا کرو۔ مطلوب تک قدرت خود پہنچا دے گی۔ ﴿دفتر سوئم ص ۶۰، ۶۱﴾

جو ظاہر بین ہیں وہ صرف جسم کو پہچانتے ہیں اور اولیاء کو نہیں پہچانتے۔ جس کو پیاس ہوتی ہے وہ مٹکے اور مشک پر نظر نہیں کرتا۔ ﴿دفتر سوئم ص ۵۹﴾

جو دوستی عقل کی بنیاد پر ہوتی ہے اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جو دوستی نفسانی غرض پر مبنی ہوتی ہے وہ دن بدن گھٹتی رہتی ہے۔ نفسانی دوستی کسی غرض کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر ایسا دوست بنانا چاہتے ہو جس سے کل کو نفرت نہ ہو تو کسی عقل مند سے دوستی کرو۔ نفسانی مریض کا علمی اور عملی ذوق فنا ہو جاتا ہے۔ اسے عمدہ قسم کے علمی نکتے برے لگتے ہیں۔ ﴿دفتر سوئم ص ۴۸، ۴۹﴾

Marfat.com

Marfat.com

گر شدی عطشان بحرِ معنوی

اگر تو معنوی سمندر کا پیاسا ہے

فرجہ کن در جزیرہ مثنوی

تو مثنوی کے جزیرے کی سیر کر

فرجہ کن چندانکہ اندر ہر نفس

تو اس قدر سیر کر کہ ہر سانس میں

مثنوی را معنوی بینی و بس

مثنوی کو صرف معنوی دیکھنے لگے

Marfat.com